Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۴۶ | مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں ۔

حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں ۔ درجہ حرارت ۱۰۳ تک رہتا ہے ۔ احباب ان کے لئے خاص طور پر دعائے صحت کریں ۔

۱۳ اکتوبر سے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد اقصیٰ میں قرآن مجید کا درس دینا شروع فرمایا ۔

مولوی مصباح الدین صاحب معلم جامعہ احمدیہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں ۔ اور نور ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں دعائے صحت کی جائے ۔

خاتم النبیین کی خاطر چند لمحے

صرف کرنے والوں سے گزارش

الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے لئے اس وقت تک بزرگان ملت اور اہل قلم اصحاب نے بہت کم مضمون عنایت فرمائے ہیں ۔ حالانکہ اس پرچہ کی اشاعت میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں ۔ وہ اصحاب جنہیں خدا تعالیٰ نے تحریر کا ملکہ عطا کیا ہے ۔ اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے حقیقی عشق و اخلاص رکھتے ہیں ۔ انہیں اپنے اوقات کے وہ لمحے نہایت ہی مبارک سمجھنے چاہئیں ۔ جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی مضمون یا نظم لکھنے میں صرف کریں ۔ وہ مقدس اور مطہر وجود جس کی تعریف خود خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے کرتے ہیں ۔ اس کی شان کے اظہار میں تحریری طور پر حصہ لینا کوئی معمولی سعادت نہیں ۔ پس وہ اصحاب جن کے قلوب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے پُر ہیں ۔ جن کی زبانیں آپ کی تعریف و توصیف میں تر رہتی ہیں ۔ اور جنہیں خدا تعالیٰ نے قلم کے ذریعہ اس کے اظہار کی قابلیت عطا فرمائی ہے ۔ ان سے پرزور درخواست ہے ۔ کہ یہ سطور ملاحظہ فرماتے ہی مضمون ارسال فرمائیں ۔ سال میں صرف ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں مضمون لکھنے کے لئے چند لمحے صرف کرنے کے لئے تیار نہ ہونا اس محبت اور عشق کو بٹہ لگاتا ہے ۔ جو ہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت

نظارت دعوت و تبلیغ کی پندرہ روزہ رپورٹ

ان ایام میں جو تبلیغی اطلاعات بیرونی ممالک سے دفتر ہذا میں آئی ہیں۔ ان کا خلاصہ احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے:۔

امریکہ۔ صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے نے سینٹ لوئیس میں ۲ لیکچر دئے۔ ۹- امریکن اسلام میں داخل ہوئے۔ ایک عرب خاندان احمدیت کے قریب ہے۔ رسالہ مسلم سن رائز کے پرچے امریکہ کی بڑی بڑی پبلک لائبریریوں اور کالجوں میں بھیجے گئے:۔

سالٹ پانڈ ہائی سکول کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ احمدیہ مشن نے علاوہ اس امداد کے جو گورنمنٹ سے ملتی ہے۔ مارچ ۱۹۳۱ء سے جون ۱۹۳۱ء تک ۴۴ - ۲ - پونڈ ۱۴ - ۱ - شلنگ خرچ کئے۔ اس کے بالمقابل گذشتہ سارے سال میں سکول پر صرف ۲۳ - پونڈ خرچ کئے گئے تھے۔

(۲) ۲۹- جولائی ۱۹۳۱ء کو تمام جماعتوں گولڈ کوسٹ کا ایک جلسہ سالٹ پانڈ میں ہوا۔ جس میں جماعت کی بہتری اور اسلام کی ترقی کے لئے تجویزیں کی گئیں۔ ۲۰۰- ممبروں کی ایک کمیٹی تجویز ہوئی۔ جو اہم معاملات میں مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ افریقہ کی مشوروں کے ذریعہ امداد کرے گی۔ اس وقت سالٹ پانڈ کے علاقہ میں ۴- آنریری مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ۱۳- کس نئے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

جاوا۔ نماز جمعہ مولوی رحمت علی صاحب اپنے مکان پر پڑھاتے ہیں۔ جس میں ۱۵- اصحاب شامل ہوتے ہیں۔ بوگر علاقہ جاوا میں ایک مخلص جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اور وہ اخلاص سے سلسلہ کی اشاعت میں مصروف ہے۔ مولوی صاحب نے وہاں ایک انجمن شباب المسلمین قائم کی ہے۔ ممبروں کو ٹریننگ کر رہے ہیں۔ تاکہ اُن سے مختلف سوسائٹیوں میں لیکچر دلائیں۔

سماٹرا۔ مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا نے مخالفین اسلام اور احمدیت کے اعتراضات کے جواب لکھے۔ جماعت ایک مستقل اخبار "اسلام" جاری کر رہی ہے۔ نیز مولوی صاحب موصوف نے دو بڑے بڑے عالموں کو جن میں سے ایک مصر کا تعلیم یافتہ اور ایک کالج کا پروفیسر ہے۔ عربی میں خط لکھ کر تبلیغ کی:۔

آسٹریلیا۔ مولوی محمد حسن خان صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وُہ فرداً فرداً وہاں کے لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہونچا رہے ہیں اور اب وُہ بوجہ بڑھاپے کے کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ وُہ اپنا ایک الہام لکھتے ہیں:۔ خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد شد

سیلون۔ مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری سیلون میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں:۔

ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

چند نصائح

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک معقول حصہ جماعت نے تحریک چندۂ خاص کی طرف اخلاص سے توجہ کی ہے لیکن ابھی بہت سی جماعتیں اور افراد ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ یا بالکل نہیں کی:۔

آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں۔ کہ یہ مشکلات اَوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں:۔

اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ کہ اخراجات کی زیادتی کے ذمہ وار زیادہ تر آپ ہی ہیں سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں۔ بلکہ پہلے نمبر پر ہے:۔

آپ کو ان دلیلوں سے تسلی نہیں ہونی چاہیئے جن سے آپ لوگوں کو خاموش کرا سکیں۔ بلکہ ان سے جو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکیں۔

ایک وقت تھا۔ کہ ہندوستان قربانی سے خالی تھا۔ اس وقت آپ کی قربانی بڑی نظر آتی تھی۔ اب ہندوستان میں قربانی کا احساس ہو گیا ہے۔ اور دوسری اقوام سے زیادہ قربانی کئے بغیر آپ سُرخرو نہیں ہو سکتے:۔

وُہ شخص جو اس بات کی انتظار میں رہتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا مجھے تحریک کرے۔ اپنے ایمان کی فکر کرے۔ مومن کا کام نیک تحریک کرنا ہے۔ نہ کہ دوسرے کی تحریک کا منتظر رہنا:۔

وُہ شخص جو اپنے نفس کے لئے عذر تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے۔ ناکام رہتا ہے۔ کامیابی کا مونہہ وہی دیکھتا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے میں سختی سے کام لیتا ہے:۔

یہ مت خیال کرو۔ کہ تم امتحان میں پڑ گئے ہو۔ یہ تو محض امتحان کی تیاری ہے۔ امتحان تو آنیوالا ہے۔ جو آج گھبراتا ہے اس کا کل کیا حال ہوگا مبارک ہیں وُہ۔ جو ہر امتحان کے لئے تیار رہتے ہیں جنہیں اس امر کا صدمہ نہیں۔ کہ ان سے قربانی کیوں طلب کی جاتی ہے۔ بلکہ اس امر کا خوف ہے۔ کہ حقیقی قربانی کے مطالبہ سے پہلے وُہ اس دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں۔ ہاں مبارک ہیں وُہ کیونکہ فتح انہی کے نام لکھی جائیگی:۔

خاکسار مرزا محمود احمد

(۱۲ / اکتوبر ۱۹۳۱ء)

قلعہ سنگیاں ضلع گوجرانوالہ میں احمدیہ جلسہ

علاقہ تحصیل وزیر آباد کا جلسہ قلعہ سنگیاں متصل اسٹیشن کوٹ جعفری میں ۱۸ / اکتوبر ۱۹۳۱ء منعقد ہوگا۔ تحصیل وزیر آباد کے احمدی احباب کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر ضرور تشریف لائیں۔ کھانے اور رہائش کا انتظام ہوگا۔ مولوی ظہور حسین صاحب۔ ملک عبد الرحمن صاحب خادم۔ بی۔ اے۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور شیخ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ تقریریں کریں گے:۔

ناظر دعوت و تبلیغ

جماعت احمدیہ قادیان

266
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۴۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

مسلمانانِ کشمیر کے خلاف شر انگیز پراپیگنڈا

ہندوؤں کی مخالفانہ کوششوں کے متعلق حکومت تدبّر و دانش سے کام لے

مذہبی امور میں مداخلت

مسلمانانِ ریاست جموں و کشمیر کے دلوں میں ایک لمبے عرصہ کے ناقابل برداشت ظلم و ستم کے بعد جب اپنے حقوق کا معمولی سا احساس پیدا ہوا۔ اور انہوں نے نہایت ابتدائی مطالبات کے لئے آئینی جدوجہد شروع کی۔ تو قابو یافتہ ہندوؤں اور جبر و تشدد کے عادی حکام کو قدرتاً بہت ناگوار گزرا۔ انہوں نے مسلمانوں کے گلے میں اپنی غلامی کا طوق ڈالے رکھنے کے لئے مختلف طریق اختیار کرنے میں مصروف ہو گئے حتیٰ کہ مذہبی امور میں مداخلت کرنے لگ گئے۔ اور غیر ملازم پیشہ ہندوؤں نے پوشیدہ اور ملازم پیشہ ہندوؤں نے کھلم کھلا اسلام کی توہین شروع کر دی۔ تاکہ مسلمان مشتعل ہو کر شور مچائیں۔ اور حکام کو ان پر اپنی طاقت و قوت کا مظاہرہ کرنے اور پہلے سے زیادہ سکہ بٹھانے کا موقعہ مل جائے چنانچہ جموں میں جہاں کے مسلمان نوجوانوں نے مسلمانوں کو منظم کر کے اپنے حقوق حاصل کرنے کی کوشش کی ابتدا کی تھی۔ ہندو حکام نے بھی اپنی تباہ کن حکمت عملی کا کھلم کھلا آغاز کیا۔ اور عید الاضحیٰ کے موقعہ پر ایک ہندو افسر نے خطیب صاحب کو خطبہ پڑھنے سے روک دیا۔ حالانکہ خطبہ فریضۂ عید کا ایک اہم جزو ہے۔ اور اس کے بغیر عید الاضحیٰ کی تقریب کا مذہبی حصہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں میں اس کے خلاف ابھی شور برپا ہی تھا۔ کہ ان کی دلآزاری اور تکلیف دہی کا اس سے بڑھ کر سامان پیدا کر دیا گیا۔ یعنی ایک ہندو ملازم پولیس نے دیدہ و دانستہ قرآن کریم کی توہین کی۔ انہی ایام میں اسی قسم کے واقعات علاقہ کشمیر میں بھی پیش آئے۔ جن کی غرض محض یہ تھی۔ کہ مسلمان ذرا حرکت کریں۔ تو حکومت کو ان پر تشدد کرنے اور یہ بتانے کا موقعہ مل جائے۔ کہ تمہاری حقیقت ہی کیا ہے۔ کہ حکومت سے حقوق طلبی کے لئے کھڑے ہوتے ہو۔ جس حالت میں ہو۔ اسی کو غنیمت سمجھو۔ ورنہ خس و خاشاک کی طرح اڑا دیئے جاؤ گے۔

مسلمانوں کی صدائے احتجاج کا نتیجہ

چنانچہ جب سرکاری ملازموں اور غیر سرکاری ہندوؤں کے پیدا کردہ اشتعال انگیز اور اسلام کی توہین کرنے والے واقعات کے خلاف مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کی۔ اور ان کے متعلق بازپرس کرنے کا مطالبہ کیا۔ تو اس کا وہی نتیجہ ہوا۔ جو حکامِ ریاست پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور آخر مسلمانوں کے ایک بالکل نہتے اور پُر امن ہجوم کو جو جیلخانہ کے پاس ایک غریب الوطن کے مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لئے جمع ہوا تھا۔ اور جسے ان کی ہمدردی کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس بہانہ سے گولیوں کا نشانہ بنا دیا گیا۔ کہ وہ جیلخانہ پر حملہ کرنے آیا تھا۔ اور اس نے حکام پر پتھر پھینکے تھے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو جن مصائب اور آلام میں مبتلا کیا گیا۔ وہ ساری دنیا پر ظاہر ہو چکے ہیں۔

عارضی سمجھوتہ

جب حکومت نے دیکھا۔ کہ مسلمان اس جبر و تشدد سے دبے نہیں۔ بلکہ اپنے مطالبات منوانے میں اور زیادہ مضبوط اور نڈر ہو گئے ہیں۔ تو عارضی سمجھوتہ کی طرح ڈال کر مسلمانوں کے نمائندوں کو رہا کر دیا گیا۔ اور انہیں اپنے مطالبات پیش کرنے کے لئے کہا گیا۔

عارضی سمجھوتہ کے دوران میں ہندوؤں کا رویہ

اس مرحلہ پر پھر ہندو حکام اور ہندو باشندوں نے وہی چال چلی۔ یعنی ایک طرف تو مسلمانوں کے خلاف سخت اشتعال انگیز حرکات کرنی شروع کر دیں۔ کئی مار پیٹ کے واقعات ہوئے۔ اور کئی جگہ اسلام پر ناپاک حملے کئے گئے۔ دوسری طرف ہندو حکومت پر یہ کہکر دباؤ ڈالنے لگے۔ کہ مسلمانوں کے مطالبات کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ ورنہ ہم یہ کر دیں گے۔ وہ کر دیں گے۔ چونکہ ہندو حکام کی نہ صرف ہمدردی بلکہ امداد بھی انہیں حاصل تھی۔ اس لئے انہیں فتنہ انگیزی کا خوب موقعہ مل گیا۔ ان میں سے صرف ایک دو اشخاص کو اشتعال انگیز اور فتنہ خیز تقریروں کی وجہ سے گرفتار تو کیا گیا لیکن ہندوؤں کے شور و شر کے آگے جھک کر فوراً رہا کر دیا گیا۔

مسلمان نمائندوں کی دوبارہ گرفتاری

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کے ان نمائندوں کو جنہیں عارضی سمجھوتہ کی بنا پر رہا کیا گیا تھا جنہیں اپنے مطالبات پیش کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اور جنہوں نے عارضی سمجھوتہ کے شرائط کی پوری پوری پابندی کی تھی۔ عین اس وقت گرفتار کر لیا گیا جبکہ ان کی طرف سے مطالبات پیش ہونے ہی والے تھے۔

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ اور ہولناک اور روح فرسا واقعات سے بھی اسی کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ حکام کو عارضی سمجھوتہ سے قبل کے جور و تشدد میں کسر نظر آئی۔ اور وہ انتہائی طور پر طاقت اور قوت استعمال کرنے کے خواہشمند تھے۔ چنانچہ مسلمان نمائندوں کو یونہی دوبارہ گرفتار کرنے کے بعد نہایت بے سروپا اور جھوٹے بہانوں کی آڑ لے کر جابجا مسلمانوں پر گولیاں چلانی شروع کر دی گئیں۔

پتھر پھینکنے کا بہانا

حکام کو پتھر پھینکنے کا ایسا سہل بہانا مل گیا۔ کہ ہر جگہ بلا تکلف استعمال کیا جانے لگا۔ اگر جامع مسجد پر گولیاں چلا کر متعدد مسلمانوں کو ہلاک کیا گیا۔ تو اس کی وجہ یہی بیان کی گئی۔ کہ مسلمانوں نے فوج اور حکام پر پتھر پھینکے۔ اگر گاؤکدل میں عورتوں اور بچوں کو گھائل کیا گیا۔ تو اس کا باعث بھی یہی بتایا گیا۔ کہ پتھر پھینکے گئے۔ اسلام آباد کے نہتے اور پُر امن جلوس کو گولیوں کی بارش سے خاک و خون میں تڑپایا گیا۔ تو یہی کہہ دیا گیا۔ کہ مسلمانوں نے پتھر پھینکے۔ شوپیاں میں ظلم و ستم کیا گیا۔ تو اسی بہانا کی آڑ لی گئی۔ کہ مسلمانوں نے پتھر برسائے اس کے ساتھ ہی مسلمانوں پر بغاوت کا الزام لگا کر وہ وہ ستم ڈھائے گئے۔ کہ ساری دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔

دوسری بار اعلانِ رہائی

لیکن چونکہ یہ انتہا درجہ کا تشدد اور وحشت دیر تک جاری نہیں رکھی جا سکتی تھی۔ اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی پُر زور آئینی جدوجہد کی وجہ سے گورنمنٹ ہند بھی ادھر متوجہ ہو چکی تھی۔ اس لئے مہاراجہ صاحب نے اپنی سالگرہ کی تقریب پر پھر مسلمانوں کی رہائی۔ اور ان کے مطالبات پر غور کرنے کا اعلان کیا۔

مسلمانوں کی فراخدلی

اب پھر مسلمان انتہائی جبر و تشدد کا نشانہ بننے اور ہر طرح تباہ و برباد کئے جانے کے باوجود فراخدلی کے ساتھ مہاراجہ صاحب بہادر کے متعلق اپنے وفادارانہ جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کا انتظار کرنے لگے ہیں۔ کہ حکومت ان کے حقوق اور مطالبات کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا سلوک کرتی ہے۔ چنانچہ خود ہندو اخبارات کا بیان ہے۔ کہ

"مہاراجہ بہادر کے اعلان عام معافی کے بعد ... مسجد سری نگر میں مسلمانوں کا بھاری اجتماع ہوا۔ جس میں ذیل کا ریزولیوشن باتفاق رائے منظور کیا گیا۔ کہ چونکہ عام دربار میں مہاراجہ بہادر نے عام معافی کا اعلان فرمایا۔ جس میں کمال مہربانی سے اپنی غریب رعایا کی تکالیف و مشکلات کو محسوس کیا ہے۔ اس لئے ہم حاضرین جلسہ نہایت ادب سے اس شاہی مراحم کے لئے شکر گزار ہیں اور ان کے جنم دن کے مبارک موقعہ پر اپنی صدق دلانہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور خداوند کریم سے دعا کرتے ہیں۔ کہ مہاراجہ بہادر کی نگاہ کرم ہمارے شامل حال رہے۔ تاکہ ہماری شکایات کا ازالہ ہو" (پرتاپ ۱۱؍ اکتوبر)

اسی طرح ہندو اخبارات نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں نے کئی مقامات پر جلسے منعقد کر کے مہاراجہ بہادر کے متعلق اظہار وفاداری اور شکر گزاری کرنے کے علاوہ، جنم دن کے موقعہ پر چراغاں بھی کیا۔ اور مبارکباد پیش کی ؏

مبتلائے آلام مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کا رویہ

یہ تو ریاست اور اس کے ریاست کے متعلق مسلمانوں کا رویہ ہے۔ اور ان مسلمانوں کا رویہ ہے۔ جن کے عزیزوں کا ریاستی حکام نے نہایت بے دردی اور بے رحمی سے جو خون بہایا۔ وہ ابھی تک خشک نہیں ہوا۔ اور ان کی آنکھوں کے سامنے زمین کو لالہ زار بنائے ہوئے ہے جن کے عزیز و ... اب ریاستی گولیوں اور نیزوں سے زخم خوردہ تڑپ رہے ہیں۔ جن کی عورتیں ریاستی سورموں کی مار پیٹ کے صدموں سے بلبلا رہی ہیں۔ جن کے چھوٹے چھوٹے بچے وحشی ڈوگروں کی ستم رانی کا اظہار دردناک چیخوں سے کر رہے ہیں۔ جن کے گھروں میں ماتم بپا ہے۔ جن کی مائیں بہنیں اور لڑکیاں اپنے خاوندوں۔ اپنے بھائیوں اور اپنے بچوں کے غم میں سوگوار ہیں۔ اور اپنی آہ و زاری سے عرش الٰہی کو ہلا رہی ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں بے رحم اور بے درد ہندو ظلم کیش اور ستم رانی فرماؤں کی تائید اور حمایت میں وہی چال چل رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ پہلے ایک بار نہیں۔ بلکہ دو بار مسلمانوں پر مصائب و آلام کے پہاڑ گرا چکے ہیں۔ انہیں انتہائی تشدد اور ظلم کا نشانہ بنا چکے ہیں۔ اور انہیں مدت العمر کے لئے رنج و الم میں گرفتار کر چکے ہیں ؏

ہندوؤں کی بے چینی کا اظہار

چنانچہ ہندو اخبارات میں پے در پے اس قسم کے اعلانات شائع کرائے جا رہے ہیں۔ کہ

"مہاراجہ بہادر کے اعلان سے ہندو حلقوں میں بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور انہوں نے اس کے خلاف جلسے کرنے شروع کر دیئے ہیں" (پرتاپ ۱۱؍ اکتوبر)

"جس دن سے عام معافی کا اعلان ہوا ہے۔ ہندوؤں میں حکام کی اس پالیسی نے بے حد بے چینی پیدا کر دی ہے۔ اور وہ بالکل مایوس ہو گئے ہیں۔ خاص کر کشمیری پنڈت اس سمجھوتہ کو اپنے لئے ایک خطرناک چیز سمجھتے ہیں۔ حکومت کی مسلم نواز پالیسی ریاستی ہندوؤں کے لئے ایک خطرناک صورت اختیار کر جائے گی۔ جس سے ریاستی ہندوؤں کی زندگی مسلمانوں کے رحم پر منحصر ہو گی۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے اپنی مصائب اور تکلیفوں میں مبتلا رہا کریں گے"۔ (ملاپ ۱۱؍ اکتوبر)

ان اعلانات سے یہ غرض ہے۔ کہ حکومت کو ہندوؤں کی طرف سے مرعوب کر کے مسلمانوں کے مطالبات نظر انداز کر دینے کے لئے مجبور کیا جائے ؏

مسلمانوں پر غلط الزام

اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کو خواہ مخواہ مجرم قرار دینے کی جو شرمناک کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ان کا اندازہ ذیل کے بیان سے ہو سکتا ہے۔ جو "سپیشل سروس" نے پرتاپ ۱۲؍ اکتوبر میں شائع کرایا۔ لکھتا ہے:-

"سری نگر میں تو امن و امان ہے۔ مگر دیہات میں فتنہ پرداز مسلمانوں نے شرارت شروع کر دی ہے۔ باغیوں کے سرغنہ عبداللہ کی اس تقریر نے جس میں اس نے کہا ہے۔ کہ شاہی معافی کے باوجود ہم جنگ جاری رکھیں گے۔ فتنہ پرداز مسلمانوں کے حوصلے بڑھا دیئے ہیں۔ دیہات سے فسادات اور پولیٹیکل آتشزدگیوں کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ تازہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ قصبہ ہندواڑہ کے قریب ایک پل کو آگ لگ گئی ہے۔ جبکہ چوکیدار سویا ہوا تھا۔ بڑی مشکل سے سفید پوشوں اور دیہاتیوں کی امداد سے آگ بجھائی گئی۔ دوسرا واقعہ قصبہ نگر کا ہے۔ جس کے ایک مندر کو آگ لگائی گئی۔ جس کے دروازے بالکل جل گئے ہیں۔ یہاں سرکاری آدمیوں پر پتھر بھی پھینکے گئے۔ کچھ وقت بعد اسی مندر سے ملحقہ دھرم سالہ کو بھی آگ لگائی گئی۔ جس سے دروازہ اور چوکھٹ جل گئے ہیں۔ تیسرا واقعہ قصبہ گل گام میں ہوا۔ جہاں ایک ہندو مندر جلایا گیا۔ اس کی مورتی بھی توڑ دی گئی"!

جس رنگ میں ان واقعات کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس میں سرکاری حکام کا یقیناً دخل ہے۔ اور اس میں بھی کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ اس حرکت سے غرض مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کو مشتعل کرنا۔ اور حکومت کو ان کے خلاف بھڑکانا ہے۔ مسلمانوں کے ایک محبوب ترین اور مخلص لیڈر شیخ محمد عبداللہ صاحب کو باغیوں کا سرغنہ قرار دینا۔ اور مسلمانوں کو باغی بتانا جہاں حد درجہ کی کمینگی ہے۔ وہاں مسلمانوں کو خواہ مخواہ چڑایا گیا ہے جس شخص کو حکومت مسلمانوں کا نمائندہ تسلیم کر کے مطالبات پیش کرنے کے لئے کہہ رہی ہو۔ اور جن لوگوں کے خلاف کسی معمولی جرم کا ثبوت بھی نہ رکھنے کی وجہ سے انہیں رہا کرنے پر مجبور ہوئی ہو۔ انہیں باغی کہنا سراسر بے ہودگی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ پھر قبل ازیں مسلمانوں کے خلاف جو الزامات لگائے جاتے رہے ہیں۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ اب جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ یہ بھی سراسر غلط اور جھوٹا پراپیگنڈا ہے۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ

"چار آدمی عیش مقام سے گرفتار کر کے سری نگر لائے گئے ہیں بتایا جاتا ہے۔ کہ ان کے خلاف امر ناجائز (گاؤکشی) کا جرم ہے"۔ (ملاپ ۱۱؍ اکتوبر)

حکومت لغزش سے بچے

یہ سب کچھ مسلمانوں کو معتوب بنا کر اپنے حقوق سے محروم رکھنے اور مصائب میں گرفتار کرانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ چونکہ ہندو حکام اور ہندو پبلک اس چال میں پہلے کئی بار کامیاب ہو چکی ہے۔ اور مسلمانوں کو انتہائی ظلم و ستم کا نشانہ بنوا چکی ہے۔ اس لئے اب پھر اس نے اسے اختیار کر لیا ہے۔ اور پہلے سے زیادہ اس پر زور دے رہی ہے۔ اس موقعہ پر حکومت کشمیر کو نہایت تدبر سے کام لینا چاہیئے اور پہلے کی سی کسی لغزش کا مرتکب نہ ہونا چاہیئے۔ جس مشکل میں وہ تھوڑے ہی عرصہ میں دو بار مبتلا ہو چکی ہے۔ اور جس حالت میں اس کے لئے ہتھیار ڈال دینے کے سوا چارہ نہ رہا۔ اسے پھر پیدا کرنا نہ صرف دور اندیشی اور عقلمندی کے خلاف ہے۔ بلکہ دیدہ دانستہ ملک میں بربادی اور بے چینی پیدا کرنا ہے ؏

ہمدردانہ مشورہ

پس ہم حکومت کشمیر کو نہایت ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اب وہ مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے پراپیگنڈا سے قطعاً متاثر نہ ہو۔ ہندو حکام اور ہندو پبلک چونکہ سمجھتی ہے۔ کہ مسلمان اپنے حقوق حاصل کر لینے کی صورت میں پہلے کی طرح اس کی غلامی میں نہیں رہیں گے۔ اور اسے ان کا خون چوسنے کا اس طرح موقعہ نہیں ملے گا جس طرح اب تک مل رہا ہے۔ اس لئے ممکن نہیں۔ کہ وہ کبھی مسلمانوں کے خلاف شرارت سے باز آئے۔ لیکن حکومت کو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کے خلاف اس قسم کی شرارت اس کے لئے کہاں تک مفید اور ملک کے لئے کس حد تک نفع رساں ہے۔ اگر ہندوؤں کا یہ رویہ حکومت اور ملک کے لئے نقصان رساں ہے۔ اور یقیناً سخت نقصان رساں ہے۔ جیسا کہ حال ہی کے تجربات سے ثابت ہو چکا ہے۔ تو اسے قطعاً کوئی وقعت نہیں دینی چاہیئے۔ اور نہایت فراخدلی کے ساتھ مسلمانوں کے مطالبات پورے کرنے چاہئیں ؏

مسلمان اپنے حقوق لئے بغیر خموش نہ ہونگے

لیکن اگر ہندوؤں کی شرارتوں کی وجہ سے اس موقعہ کو بھی رائگاں جانے دیا گیا۔ اور پھر مسلمانوں کو جبر اور تشدد کے ذریعہ خموش کرانے کی کوشش کی گئی۔ تو اس کے نتائج نہایت ہی خطرناک ہونگے۔ کیونکہ مسلمان اس وقت تک ہرگز خموش نہ ہونگے۔ جب تک اپنے حقوق حاصل نہ کر لیں۔ خواہ اس کے لئے انہیں کتنی بڑی قربانیاں دینی پڑیں۔ اور اس وقت تک انہوں نے قربانی اور فداکاری کا جو ثبوت پیش کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ خدا کے فضل سے قوی حوصلہ مستقل ارادہ۔ صادقانہ جوش اور بہادرانہ حوصلہ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں

267

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

چونکہ آج کل گاڑی کے جانے کا وقت سوا تین بجے کے قریب ہے۔ اور جو لوگ باہر سے جمعہ کے لئے آئے ہیں۔ انہیں وقت پر پہنچنا ضروری ہے۔ اس لئے میں صرف پانچ سات منٹ میں مختصر سا خطبہ بیان کروں گا۔ کیونکہ ضروری کام کی وجہ سے مجھے آنے میں دیر ہو گئی ہے۔ اور چونکہ نماز کے معاً بعد پھر مجھے ضروری کام ہے یعنی جو لوگ کام کے لئے باہر جا رہے ہیں۔ انہیں ہدایتیں دینی ہیں۔ اس لئے دوست مصافحہ نہ کریں۔ اور مجھے جانے کے لئے رستہ دیدیں۔

وہ سورت جو میں نے ابھی پڑھی ہے۔ میرا ہمیشہ سے یقین ہے۔ کہ اس کے مطالب پر غور کر کے اور پھر ان پر عمل پیرا ہو نیسے

انسان کی کامیابی

یقینی ہے۔ مگر افسوس کہ لوگ عام طور پر اس چھوٹی سی سورت کا کبھی ایسے رنگ میں مطالعہ نہیں کرتے۔ کہ اس سے یہ فوائد حاصل کر سکیں باوجودیکہ پچاس ساٹھ بار دن میں پڑھتے ہیں۔ مگر اس کے مضامین پر سے اس طرح گزر جاتے ہیں۔ کہ گویا کبھی دیکھی ہی نہیں۔ یوں بھی انسان جس چیز کو روز دیکھتا ہے۔ اس کا نقشہ کھینچنا مشکل ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص کسی نئے شہر میں جائے۔ تو اس کی ہر چیز کو نہایت غور سے دیکھتا ہے۔ مگر اپنے گھر کے کونوں کی طرف اس نے کبھی اتنی توجہ نہ کی ہو گی۔ اس لئے شاید کثرت سے پڑھنے کی وجہ سے بھی مسلمان اس سورت کے مطالب سے غافل ہیں۔ حالانکہ یہ اپنے اندر ایسا حسن رکھتی ہے۔ کہ جس قدر متواتر اسے پڑھا جائے۔ یہ

پہلے سے زیادہ جاذب

ہونی چاہیئے۔

انسان اسی صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی حمد کو کسی صورت اور کسی حالت میں نظر انداز نہ کرے۔ اور

کامیابی کی جڑ

یہی ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ اور اپنے افکار و اعمال کو اس کے تابع کرے۔ دراصل ناکامی و نامرادی کی دو وجوہات ہوتی ہیں

انتہائی انکسار

جس کا ظل سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ اور

انتہائی تکبر

جس کا ظل ظلم اور غضب ہوتا ہے اور یہ دونوں باتیں حمد کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ الحمد للہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ سب خوبیاں اور اعلےٰ صفات خدا کے اندر ہیں۔ اور اگر انسان یہ سمجھ لے تو پھر کبر یا غرور اس کے نزدیک کس طرح پھٹک سکتا ہے۔ تکبر تو اسی وقت پیدا ہو گا۔ جب انسان سمجھے گا میرے پاس کچھ ہے۔ یا میرے اندر فلاں خوبی ہے۔ لیکن جب وہ یہ سمجھے۔ کہ میرا کچھ نہیں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا دیا ہوا ہے۔ تو وہ کس طرح فخر کر سکتا ہے جب اس کا اپنا کچھ ہے ہی نہیں۔ تو فخر کس بات کا جب انسان یہ سمجھے۔ کہ دراصل

سب خوبیوں کا مالک

اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور اس کی ظاہری خوبصورتی یا باطنی علم۔ یا علم سب خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اگر اس کے پاس دولت ہے۔ تو وہ بھی خدا کی عطا کردہ ہے۔ اور اگر حکومت ہے۔ تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے۔ لہذا جب

ہر چیز

خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی عطا ہوتی ہے۔ تو کبر کس بات پر ہو سکتا ہے اسی طرح غضب بھی اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ کہ انسان سمجھتا ہے۔ دوسرے کا جو فرض تھا۔ وہ میں نے ادا کیا۔ لیکن جب یہ خیال کرے کہ

میں کیا اور میری بساط کیا

اگر مجھ سے کچھ کام ہوا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے۔ گویا اگر اپنے کام خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرے۔ تو اس کے لئے کسی کی غفلت پر ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ غضب انسان کو اسی وقت آتا ہے۔ جب وہ سمجھتا ہے۔ کہ دوسرا میرے جیسا کام نہیں کرتا غضب سے یہاں میری مراد تنبیہ نہیں۔ کیونکہ

تنبیہ دوسرے کی بہتری کیلئے ہوتی ہے

لیکن غضب کے اظہار کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ اپنی بڑائی کا اظہار کیا جائے۔ اور فخر کیا جائے۔ اس سے غرض اصلاح نہیں ہوتی۔ بلکہ دوسرے سے اپنے آپ کو

اعلےٰ اور افضل

ثابت کرنا ہوتا ہے۔ اور یہ جذبہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان سمجھتا ہے۔ کہ جس طرح میں کام کرتا ہوں۔ دوسرا کیوں نہیں کرتا لیکن جب وہ یہ خیال کرے۔ کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ ہی مجھ سے کراتا ہے۔ تو وہ بجائے غضب کا اظہار کرنے کے

خدا کا شکریہ

ادا کرے گا کہ اس نے مجھے کام کی توفیق دی ہے۔ جو دوسرے کو نہیں دی۔

ناکامی کی دوسری وجہ

انتہائی انکسار ہے۔ جب انسان یہ خیال کرے۔ کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اور میں کوئی کام کر ہی نہیں سکتا۔ تو ناکام رہ جاتا ہے۔ لیکن جب یہ سمجھے۔ کہ خدا تعالیٰ کے پاس سب کچھ ہے۔ اور وہ سب خوبیوں کا مالک ہے۔ اور وہ جسے چاہے دے بھی سکتا ہے۔ تو وہ کبھی مایوس نہیں ہو سکتا۔ مایوس ہمیشہ وہی ہوتا ہے۔ جو سمجھے فلاں چیز ہے نہیں۔ یا اگر ہے تو سہی مگر مجھے میسر نہیں آ سکتی۔ لیکن جب وہ الحمد للہ کہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ

خدا تعالیٰ کے پاس سب خزانے ہیں

تو نہ ہونے کا تو ازالہ ہو گیا۔ اب آگے میسر آنے یا نہ آنے کا سوال رہ گیا۔ لہذا جب وہ

رب العالمین

کہتا ہے۔ تو اسے یہ بھی یقین ہو جاتا ہے۔ کہ ہر چیز مجھے مل بھی سکتی ہے اور اس طرح مایوسی کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہ سکتی۔

پس اگر

صحیح طریق پر

اس سورت کا مطالعہ کیا جائے۔ تو انسان ایسے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ ایک طرف تو خود پسندی و کبر جس کے نتیجہ میں ظلم اور غضب پیدا ہوتا ہے۔ نزدیک نہیں آنے پاتا۔ اور دوسری طرف انکسار جسے مایوسی کہتے ہیں۔ دور ہو جاتی ہے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے

76

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

مایوسی اور ناقص انکسار کبر اور خود پسندی سے بچو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ر اکتوبر ۱۹۳۱ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

چونکہ آج کل گاڑی کے جانے کا وقت سوا تین بجے کے قریب ہے۔ اور جو لوگ باہر سے جمعہ کے لئے آئے ہیں۔ انہیں وقت پر پہنچنا ضروری ہے۔ اس لئے میں صرف پانچ سات منٹ میں مختصر سا خطبہ بیان کروں گا۔ کیونکہ ضروری کام کی وجہ سے مجھے آنے میں دیر ہو گئی ہے۔ اور چونکہ نماز کے معاً بعد پھر مجھے ضروری کام سے یعنی جو لوگ کام کے لئے باہر جا رہے ہیں۔ انہیں ہدایتیں دینی ہیں۔ اس لئے دوست مصافحہ نہ کریں۔ اور مجھے جانے کے لئے راستہ دیدیں۔

وہ سورت جو میں نے ابھی پڑھی ہے۔ میرا ہمیشہ سے یقین ہے۔ کہ اس کے مطالب پر غور کر کے اور پھر ان پر عمل پیرا ہونے سے

انسان کی کامیابی

یقینی ہے۔ مگر افسوس کہ لوگ عام طور پر اس چھوٹی سی سورت کا بھی ایسے رنگ میں مطالعہ نہیں کرتے۔ کہ اس سے یہ فوائد حاصل کریں باوجودیکہ پچاس ساٹھ بار دن میں پڑھتے ہیں۔ مگر اس کے مضامین پر سے اس طرح گذر جاتے ہیں۔ کہ گویا کبھی دیکھی ہی نہیں۔ یوں بھی انسان جس چیز کو روز دیکھتا ہے۔ اس کا نقشہ کھینچنا مشکل ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص کسی نئے شہر میں جائے۔ تو اس کی ہر چیز کو نہایت غور سے دیکھتا ہے۔ مگر اپنے گھر کے کونوں کی طرف اس نے کبھی اتنی توجہ نہ کی ہو گی۔ اس لئے شاید کثرت سے پڑھنے کی وجہ سے بھی مسلمان اس سورت کے مطالب سے غافل ہیں۔ حالانکہ یہ اپنے اندر ایسا حسن رکھتی ہے۔ کہ جس قدر متواتر اسے پڑھا جائے۔ یہ

پہلے سے زیادہ جاذب

ہونی چاہیئے۔

انسان اسی صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی حمد کو کسی صورت اور کسی حالت میں نظر انداز نہ کرے۔ اور

کامیابی کی جڑ

یہی ہے۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کی حمد کرے۔ اور اپنے افکار و اعمال کو اس کے تابع کرے۔ ورنہ دراصل ناکامی و نامرادی کی دو وجوہات ہوتی ہیں

انتہائی انکسار

جس کا طبعی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ اور

انتہائی تکبر

جس کا طبعی ظلم اور غضب ہوتا ہے اور یہ دونوں باتیں حمد کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ الحمد للہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ سب خوبیاں اور اعلےٰ صفات خدا کے اندر ہیں۔ اور اگر انسان یہ سمجھے تو پھر کبر یا غرور اس کے نزدیک کس طرح پھٹک سکتا ہے۔ تکبر تو اسی وقت پیدا ہو گا۔ جب انسان سمجھے گا میرے پاس کچھ ہے۔ یا میرے اندر فلاں خوبی ہے۔ لیکن جب وہ یہ سمجھے۔ کہ میرا کچھ نہیں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا دیا ہوا ہے۔ تو وہ کس طرح فخر کر سکتا ہے جب اس کا اپنا کچھ ہے ہی نہیں۔ تو فخر کس بات کا۔ جب انسان یہ سمجھے۔ کہ دراصل

سب خوبیوں کا مالک

اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور اس کی ظاہری خوبصورتی یا باطنی علم۔ یا حلم سب خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اگر اس کے پاس دولت ہے۔ تو وہ بھی خدا کی عطا کردہ ہے۔ اور اگر حکومت ہے۔ تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے اور جب

ہر چیز

خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی عطا ہوتی ہے۔ تو کبر کس بات پر ہو سکتا ہے اسی طرح غضب بھی اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ کہ انسان سمجھتا ہے۔ دوسرے کا جو فرض تھا۔ وہ میں نے ادا کیا۔ لیکن جب یہ خیال کرے کہ

میں کیا اور میری بساط کیا

اگر مجھ سے کچھ کام ہوا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے گویا اگر اپنے کام خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرے۔ تو اس کے لئے کسی کی غفلت پر ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ غضب انسان کو اسی وقت آتا ہے۔ جب وہ سمجھتا ہے۔ کہ دوسرا میرے جیسا کام نہیں کرتا غضب سے یہاں میری مراد تنبیہ نہیں۔ کیونکہ

تنبیہ دوسرے کی بہتری کیلئے ہوتی ہے

لیکن غضب کے اظہار کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ اپنی بڑائی کا اظہار کیا جائے۔ اور فخر کیا جائے۔ اس سے غرض اصلاح نہیں ہوتی۔ بلکہ دوسرے سے اپنے آپ کو

اعلےٰ اور افضل

ثابت کرنا ہوتا ہے۔ اور یہ جذبہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان سمجھتا ہے۔ کہ جس طرح میں کام کرتا ہوں۔ دوسرا کیوں نہیں کرتا لیکن جب وہ یہ خیال کرے۔ کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ خدا تعالےٰ ہی مجھ سے کراتا ہے۔ تو وہ بجائے غضب کا اظہار کرنے کے

خدا کا شکریہ

ادا کرے گا کہ اس نے مجھے کام کی توفیق دی ہے۔ جو دوسرے کو نہیں دی۔

ناکامی کی دوسری وجہ

انتہائی انکسار ہے۔ جب انسان یہ خیال کرے۔ کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اور میں کوئی کام کر ہی نہیں سکتا۔ تو ناکام رہ جاتا ہے۔ لیکن جب یہ سمجھے۔ کہ خدا تعالیٰ کے پاس سب کچھ ہے۔ اور وہ سب خوبیوں کا مالک ہے۔ اور وہ جسے چاہے دے بھی سکتا ہے۔ تو وہ کبھی مایوس نہیں ہو سکتا۔ مایوس ہمیشہ وہی ہوتا ہے۔ جو سمجھے فلاں چیز ہے نہیں۔ یا اگر ہے تو سہی مگر مجھے میسر نہیں آ سکتی۔ لیکن جب وہ الحمد للہ کہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ

خدا تعالیٰ کے پاس سب خزانے ہیں۔

تو نہ ہونے کا تو ازالہ ہو گیا۔ اب آگے میسر آنے یا نہ آنے کا سوال رہ گیا۔ سو جب وہ

رَبّ العالمین

کہتا ہے۔ تو اسے یہ بھی یقین ہو جاتا ہے۔ کہ ہر چیز مجھے مل بھی سکتی ہے اور اس طرح مایوسی کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہ سکتی۔

پس اگر

صحیح طریق پر

اس سورت کا مطالعہ کیا جائے۔ تو انسان ایسے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ ایک طرف تو خود پسندی و کبر جس کے نتیجہ میں ظلم اور غضب پیدا ہوتا ہے۔ نزدیک نہیں آنے پاتا۔ اور دوسری طرف انکسار جسے مایوسی کہتے ہیں۔ دور ہو جاتی ہے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس سے اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سے مانگنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ رب العالمین ہے۔ اور سب کو دیتا ہے۔ پس ہمیں ایسا خدا ملا ہے۔ جو ضرورتوں کو پورا کرتا اور مانگنے پر دیتا ہے۔ دنیا میں ایسے بادشاہ ہوتے ہیں۔ جو خود بخود تو انعام دیتے ہیں۔ لیکن جب ضرورت کے وقت مانگا جائے۔ تو اس مطالبہ کو منظور نہیں کرتے۔ جیسے حکومت برطانیہ ہی ہے۔ یوں تو ہندوستان کی فلاح و بہبود اور قیام امن کے لئے پوری پوری کوشش کرتی ہے۔ لیکن جب

ہندوستانیوں کی طرف سے مطالبہ

ہوتا ہے۔ کہ ہمیں فلاں فلاں حق دو۔ تو یہ کہکر ٹال دیا جاتا ہے۔ کہ اچھا غور کریں گے۔ کہ مصلحت ہے۔ یا نہیں۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کی حکومت

ایسی نہیں۔ وہ اپنے اندر جمہوریت کا رنگ رکھتی ہے۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ مگر اس نے خود کہدیا ہے۔ کہ تم مانگو۔ اور اگر تمہارے مطالبات تمہارے لئے اچھے اور فائدہ مند ہوں گے تو میں انہیں پورا کر دوں گا پس ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ جہاں ہو کی اور نا مقص انکسار سے بچے۔ وہاں کبر اور خود پسندی کو بھی پاس نہ آنے دے۔ اور خوش ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنی

رحمتوں کے دروازے

کھلے رکھے ہیں۔ اور ہر شخص دعا کرے۔ کہ وہ ان میں داخل ہو سکے۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ تم کھٹکھٹاؤ تمہارے لئے کھولا جائیگا۔ جو ان میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل ہو۔ تو داخل ہی ہو جاتا ہے۔

پاڈانگ سماٹرا سے اخبار کا اجرا

یہ خبر خوشی سے پڑھی جائیگی کہ جماعت پاڈانگ نے سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کے لئے ۲۰۰۰ ہزار کی رقم جمع کر کے ایک اخبار پندرہ روزہ جاری کیا ہے جس کا نام "اسلام" رکھا ہے۔ اس اخبار کا پہلا پرچہ جو ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ اس کی ایک کاپی دفتر میں پہنچ گئی ہے۔ یہ اخبار سماٹری زبان میں ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ (۱) اسلام کی خوبیاں (۲) اخلاق کی اصلاح اور مدارج روحانی (۳) انسان کی زندگی بعد الموت (۴) انسان کی پیدائش کی غرض (۵) کیا انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔ (۶) انسانی اعمال کا دنیا میں اور آخرت میں انسان پر کیا اثر پڑتا ہے۔

میں اس خدمت سلسلہ پر جماعت پاڈانگ کو مبارکباد کہتا ہوں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول کرے۔ اور پہلے سے زیادہ جوش و اخلاص سے خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اسلام پر اعتراضات کے جواب

عصمت انبیاء

عیسائیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ گناہ ایک ہمہ گیر چیز ہے۔ اور بنی نوع انسان کا کوئی فرد خواہ نبی ہو۔ یا غیر نبی اس کے ارتکاب سے محفوظ نہیں۔ صرف حضرت مسیح علیہ السلام ہی گناہ کے اس ہمہ گیر اثر سے محفوظ رہے۔ جو ان کی افضلیت اور الوہیت کی دلیل ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ عقیدہ سراسر باطل ہے۔ خدا تعالےٰ کے تمام برگزیدہ انبیاء ارتکاب گناہ سے محفوظ ہیں۔ یہ محض حضرت مسیح علیہ السلام کا ہی خاصہ نہیں۔ اور اس لئے ان کی افضلیت یا الوہیت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ ان انبیاء چونکہ بشر ہوتے ہیں۔ اس لئے بشری کمزوریوں کا صدور ان سے ممکن ہے۔

گناہ کی تعریف

گناہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ انسان کسی خدائی حکم کو عمداً توڑ کر مستحق سزا ٹھہرے اس صورت میں کسی فعل پر لفظ گناہ کے اطلاق پانے کے لئے چار باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ اول :۔ خدا تعالیٰ کا حکم موجود ہو۔ دوم :۔ مرتکب گناہ کو وہ حکم پہنچ گیا ہو۔ سوم :۔ ارتکاب گناہ عمداً ہو۔ چہارم :۔ ارتکاب گناہ کی وجہ سے مرتکب مستحق سزا ٹھہر گیا ہو جہاں یہ چاروں شرائط متحقق نہ ہوں گے۔ یا ان میں سے کوئی ایک شرط مفقود ہو گی وہاں گناہ کا لفظ صادق نہیں آئے گا۔

کوئی نبی گناہ گار نہیں

اس تعریف کی رو سے کوئی نبی گنہگار ثابت نہیں کیا جا سکتا بائیبل اور قرآن مجید میں بکثرت ایسی آیات ہیں۔ جن سے حضرات انبیاء علیہم السّلام کی عصمت ثابت ہوتی ہے۔ مگر میں اس جگہ عقلاً اس بات کو ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو لوگ دنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہوتے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ وہ گناہ سے پاک ہوں۔

پہلی دلیل

اس دعویٰ کے ثبوت میں پہلی دلیل یہ ہے کہ انبیاء کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی۔ جب تک ان کی زندگی ہر قسم کے عیب سے منزہ نہ ہو۔ جب کوئی شخص کسی قوم میں نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو دوسرے لفظوں میں وہ اس بات کا اعلان کرتا ہے۔ کہ خدائے قدوس کا اس کے ساتھ ایسا تعلق ہے۔ جو کسی دوسرے فرد کے ساتھ نہیں۔ اب سب سے پہلی بات جو ہمیں دیکھنی چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آیا اس کی زندگی پاکیزہ ہے۔ یا نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی ذات نہایت پاک ہے۔ اور اس کا خاص تعلق صرف پاکوں کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے۔

اگر مدعی نبوت کی زندگی پاکیزہ ہے۔ تو ہم اس کے دعویٰ کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اور اس کی صداقت کو دوسرے دلائل سے پرکھیں گے لیکن اگر اس کی زندگی گناہ آلود اور گندی ہو۔ تو سرے سے ہمیں اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہو گی۔ اور نہ اس کے دعویٰ کو قابل التفات قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ عقل اس امر کو ناممکن قرار دیتی ہے۔ کہ کسی ناپاک اور گندے شخص کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ اس قدر ہو۔ کہ وہ اسے اپنا مقرب خاص، پیغامبر، اپنے پاک کلام کا حامل اور اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان واسطہ بنائے یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء نے اپنے دعویٰ کی صداقت کے لئے اپنی پاکیزہ زندگی کو معیار قرار دیا ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح علیہ السّلام فرماتے ہیں۔ "تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔ اگر میں سچ کہتا ہوں۔ تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے۔ (یوحنا ۸/۴۶)

قرآن مجید نے بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے لئے اسی معیار کو پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہٖ افلا تعقلون۔ یعنے میری پاکیزہ زندگی میرے دعویٰ کی صداقت کی دلیل ہے۔

دوسری دلیل

عصمت انبیاء کی دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ گناہ کے ارتکاب کا اصل باعث خدا تعالےٰ پر ایمان اور اس کی معرفت کا فقدان یا کمی ہے۔ یہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ اور تجربہ ہے۔ کہ جب کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کرنے لگتا ہے۔ تو وہ چاروں طرف نظر دوڑاتا ہے کہ اسے کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ چور رات کے اندھیرے میں چوری کرتا ہے جبکہ وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ میں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوں۔ اب جب کہ انسانی فطرت کا یہ حال ہے۔ کہ وہ ایک معمولی انسان کے سامنے بھی گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا۔ تو یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ وہ ایسے حال میں گناہ کرے۔ جبکہ اس کا سینہ خدا تعالیٰ پر ایمان سے معمور اور اسے اس کی معرفت تامہ حاصل ہو۔ اور اسے یقین ہو کہ ایک حاضر و ناظر اور خالق و مالک ہستی مجھے ہر حالت میں دیکھ رہی ہے۔ اس لئے جتنا یہ ایمان کمزور ہو گا اتنا ہی انسان گناہ کے زیادہ قریب ہو گا۔ انبیاء میں چونکہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور اس کی معرفت انتہائی کمال کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ اس لئے ان سے گناہ کا صدور نہیں ہوتا۔ وہ نہ صرف خود ایمان کے اعلیٰ مقام پر کھڑے ہوتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی ایمان بخشتے ہیں پس ایسی حالت میں وہ کیسے خدا تعالےٰ کے احکام کو عمداً توڑ سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں فرمایا ہے۔ عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون۔ یعنے وہ میرے مکرم بندے ہیں۔ وہ نہیں بولتے جب تک کہ میں انہیں بولنے کا حکم نہ دوں۔ اور کوئی کام نہیں کرتے۔ جب تک کہ میری بارگاہ سے ان کو اس کے کرنے کا ارشاد نہ ہو۔ اس صورت میں ان کی طرف گناہ کس طرح منسوب کیا جا سکتا ہے۔ (باقی) خاکسار علی محمد اجمیری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس سے اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سے مانگنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ رب العالمین ہے۔ اور سب کو دیتا ہے۔ پس ہمیں ایسا خدا ملا ہے۔ جو ضرورتوں کو پورا کرتا اور مانگنے پر دیتا ہے۔ دنیا میں ایسے بادشاہ ہوتے ہیں۔ جو خود بخود تو انعام دیتے ہیں۔ لیکن جب ضرورت کے وقت مانگا جائے۔ تو اس مطالبہ کو منظور نہیں کرتے۔ جیسے حکومت برطانیہ ہی ہے۔ یوں تو ہندوستان کی فلاح و بہبود اور قیام امن کے لئے پوری پوری کوشش کرتی ہے۔ لیکن جب

ہندوستانیوں کی طرف سے مطالبہ

ہوتا ہے۔ کہ ہمیں فلاں فلاں حق دو۔ تو یہ کہکر ٹال دیا جاتا ہے۔ کہ اچھا غور کریں گے۔ کہ مصلحت ہے۔ یا نہیں۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کی حکومت

ایسی نہیں۔ وہ اپنے اندر جمہوریت کا رنگ رکھتی ہے۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ مگر اس نے خود کہدیا ہے۔ کہ تم مانگو۔ اگر تمہارے مطالبات تمہارے لئے اچھے اور فائدہ مند ہوں گے تو میں انہیں پورا کر دوں گا۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ جہاں بزدلی اور ناقص انکسار سے بچے۔ وہاں کبر اور خود پسندی کو بھی پاس نہ آنے دے۔ اور خوش ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنی

رحمتوں کے دروازے

کھلے رکھے ہیں۔ اور ہر شخص دعا کرے۔ کہ وہ ان میں داخل ہو سکے۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ تم کھٹکھٹاؤ تمہارے لئے کھولا جائیگا۔ جو ان میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل ہو۔ تو داخل بھی ہو جاتا ہے،

پاڈانگ (سماٹرا) سے اخبار کا اجرا

یہ خبر خوشی سے پڑھی جائیگی کہ جماعت پاڈانگ نے سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کے لئے ... ۲ ہزار کی رقم جمع کر کے ایک اخبار پندرہ روزہ جاری کیا ہے۔ جس کا نام "اسلام" رکھا ہے۔ اس اخبار کا پہلا پرچہ جو ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ اس کی ایک کاپی دفتر میں پہنچ گئی ہے۔ یہ اخبار سماٹری زبان میں ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ (۱) اسلام کی خوبیاں (۲) اخلاق کی اصلاح اور مدارج روحانی (۳) انسان کی زندگی بعد الموت (۴) انسان کی پیدائش کی غرض (۵) کیا انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔ (۶) انسانی اعمال کا دنیا میں اور آخرت میں انسان پر کیا اثر پڑتا ہے۔

میں اس خدمت سلسلہ پر جماعت پاڈانگ کو مبارکباد کہتا ہوں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول کرے۔ اور پہلے سے زیادہ جوش اور اخلاص سے خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اسلام پر اعتراضات کے جواب

عصمتِ انبیاءؑ

عیسائیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ گناہ ایک ہمہ گیر چیز ہے۔ اور بنی نوع انسان کا کوئی فرد خواہ نبی ہو۔ یا غیر نبی اس کے ارتکاب سے محفوظ نہیں۔ صرف حضرت مسیح علیہ السلام ہی گناہ کے اس ہمہ گیر اثر سے محفوظ رہے۔ جو ان کی افضلیت اور الوہیت کی دلیل ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ عقیدہ سراسر باطل ہے۔ خدا تعالےٰ کے تمام برگزیدہ انبیاء ارتکاب گناہ سے محفوظ ہیں۔ یہ محض حضرت مسیح علیہ السلام کا ہی خاصہ نہیں۔ اور اس لئے ان کی افضلیت یا الوہیت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ ہاں انبیاء چونکہ بشر ہوتے ہیں۔ اس لئے بشری کمزوریوں کا صدور ان سے ممکن ہے۔

گناہ کی تعریف

گناہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ انسان کسی خدائی حکم کو عمداً توڑ کر مستحق سزا ٹھہرے اس صورت میں کسی فعل پر لفظ گناہ کے اطلاق پانے کے لئے چار باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ اول :۔ خدا تعالیٰ کا حکم موجود ہو۔ دوم :۔ مرتکب گناہ کو وہ حکم پہنچ گیا ہو۔ سوم :۔ ارتکاب گناہ عمداً ہو۔ چہارم :۔ ارتکاب گناہ کی وجہ سے مرتکب مستحق سزا ٹھہر گیا ہو جہاں یہ چاروں شرائط متحقق نہ ہوں گے۔ یا ان میں سے کوئی ایک شرط مفقود ہوگی وہاں گناہ کا لفظ صادق نہیں آئے گا۔

کوئی نبی گناہگار نہیں

اس تعریف کی رو سے کوئی نبی گناہگار ثابت نہیں کیا جا سکتا بائیبل اور قرآن مجید میں بکثرت ایسی آیات ہیں۔ جن سے حضرات انبیاء علیہم السّلام کی عصمت ثابت ہوتی ہے۔ مگر میں اس جگہ عقلاً اس بات کو ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو لوگ دنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہوتے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ وہ گناہ سے پاک ہوں۔

پہلی دلیل

اس دعوےٰ کے ثبوت میں پہلی دلیل یہ ہے کہ انبیاء کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی۔ جب تک ان کی زندگی ہر قسم کے عیب سے منزہ نہ ہو۔ جب کوئی شخص کسی قوم میں نبوت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ تو دوسرے لفظوں میں وہ اس بات کا اعلان کرتا ہے۔ کہ خدا قدوس کا اس کے ساتھ وہ تعلق ہے۔ جو کسی دوسرے فرد کے ساتھ نہیں۔ اب سب سے پہلی بات جو ہمیں دیکھنی چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آیا اس کی زندگی پاکیزہ ہے۔ یا نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی ذات نہایت پاک ہے۔ اور اس کا خاص تعلق صرف پاکوں کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے۔

اگر مدعی نبوت کی زندگی پاکیزہ ہے۔ تو ہم اس کے دعوےٰ کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اور اس کی صداقت کو دوسرے دلائل سے پرکھیں گے لیکن اگر اس کی زندگی گناہ آلود اور گندی ہو۔ تو سرے سے ہمیں اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔ اور نہ اس کے دعوےٰ کو قابل التفات قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ عقل اس امر کو ناممکن قرار دیتی ہے۔ کہ کسی ناپاک اور گندے شخص کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ اس قدر ہو۔ کہ وہ اسے اپنا مقرب خاص، پیغامبر، اپنے پاک کلام کا حامل اور اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان واسطہ بنائے یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء نے اپنے دعوےٰ کی صداقت کے لئے اپنی پاکیزہ زندگی کو معیار قرار دیا ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔ اگر میں سچ کہتا ہوں۔ تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے۔" (یوحنا ۸/۴۶)

قرآن مجید نے بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے لئے اسی معیار کو پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ یعنے میری پاکیزہ زندگی میرے دعوےٰ کی صداقت کی دلیل ہے۔

دوسری دلیل

عصمت انبیاءؑ کی دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ گناہ کے ارتکاب کا اصل باعث خدا تعالےٰ پر ایمان اور اس کی معرفت کا فقدان یا کمی ہے۔ یہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ اور تجربہ ہے۔ کہ جب کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کرنے لگتا ہے۔ تو وہ چاروں طرف نظر دوڑاتا ہے کہ اسے کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ چور رات کے اندھیرے میں چوری کرتا ہے جبکہ وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ میں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوں۔ اب جب کہ انسانی فطرت کا یہ حال ہے۔ کہ وہ ایک معمولی انسان کے سامنے بھی گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا۔ تو یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ وہ ایسے حال میں گناہ کرے۔ جبکہ اس کا سینہ خدا تعالیٰ پر ایمان سے معمور اور اسے اس کی معرفت تامہ حاصل ہو۔ اور اسے یقین ہو کہ ایک حاضر و ناظر اور خالق و مالک ہستی مجھے ہر حالت میں دیکھ رہی ہے۔ الغرض جتنا یہ ایمان کمزور ہوگا اتنا ہی انسان گناہ کے زیادہ قریب ہوگا۔ انبیاء میں چونکہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور اس کی معرفت انتہائی کمال کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ اس لئے ان سے گناہ کا صدور نہیں ہوتا۔ وہ نہ صرف خود ایمان کے اعلیٰ مقام پر کھڑے ہوتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی ایمان بخشتے ہیں۔ پس ایسی حالت میں وہ کیسے خدا تعالےٰ کے احکام کو عمداً توڑ سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں فرمایا ہے۔ عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون۔ یعنے وہ میرے مکرم بندے ہیں۔ وہ نہیں بولتے جب تک کہ میں انہیں بولنے کا حکم نہ دوں۔ اور کوئی کام نہیں کرتے۔ جب تک کہ میری بارگاہ سے ان کو اس کے کرنے کا ارشاد نہ ہو۔ اس صورت میں ان کی طرف گناہ کس طرح منسوب کیا جا سکتا ہے۔ (باقی) خاکسار علی محمد اجمیری

268
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہبِ غیر

زرتشت نبی اور آپ کی تعلیمات

حضرت زرتشت کی تبلیغی سرگرمیاں

پہلی کانفرنس یا خدا تعالیٰ کے ساتھ پہلی ملاقات کے بعد حضرت زرتشت نے تبلیغ احکام الٰہی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ لیکن جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے آپ کی بے حد مخالفت کی گئی۔ اور آپ کی قوم نے آپ کا مضحکہ اڑانا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ تنگ کر کے مخالفین نے آپ کو ملک سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ اپنے اہل وطن میں صلاحیت نہ دیکھ کر آپ آذربائیجان سے پرشیا چلے گئے۔ لیکن یہاں بھی کسی نے آپ کی طرف توجہ نہ کی۔ اور آپ یہاں سے بھی چین اور ترکستان میں پھرتے پھراتے رہے۔ مگر ہر جگہ سے آپ کی سخت مخالفت کی گئی۔ ترکستان سے آپ فرغانہ پہونچے۔ لیکن یہاں کے حاکم نے آپ کی بات سننے اور اس پر توجہ کرنے کی بجائے آپ کو قتل کرنا چاہا۔ اور یہاں سے بھی آپ کو بھاگنا پڑا۔ ان حالات سے آپ بے حد مضطرب رہتے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کی ڈھارس بندھائی جاتی۔ اور تسلی دی جاتی۔ حتیٰ کہ دس سال کی متواتر تبلیغ اور کوششوں کے بعد صرف ایک شخص یعنی آپ کا چچا زاد بھائی میدیو ماہ آپ پر ایمان لایا

خدا کے حضور گریہ وزاری

ان حالات کو دیکھ کر آپ نے نہایت الحاح اور تضرع کے ساتھ اپنے مولیٰ کے حضور آہ وزاری کی۔ اور کہا اے میرے بھیجنے والے اتنے لمبے عرصہ کے بعد صرف ایک غریب اور مفلس ... مجھ پر ایمان لایا ہے تو اپنے فضل و کرم سے مجھے کامیاب کر۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو الہام ہوا۔ کہ ایران کے بادشاہ وشتاسپ کے پاس جا اور اسے تبلیغ کر۔ آپ وہاں پہونچے لیکن دربار مخالفین سے بھرا ہوا تھا۔ جنہوں نے ہر قدم پر آپ کے لئے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ آپ کی ہلاکت کے منصوبے بھی کرتے رہے۔ لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری اور اپنے کام میں برابر لگے رہے۔ آخر فیصلہ ہوا۔ کہ دربار شاہی میں علماء کے ساتھ حضرت زرتشت کا مباحثہ ہو۔ چنانچہ مباحثہ ہوا۔ اور حسب سنت قدیم حضرت زرتشت کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی اور مخالف علماء بہت بری طرح ذلیل ہوئے۔ جس سے آپ کی مخالفت کی آگ اور بھی شدت کے ساتھ بھڑک اٹھی۔ بادشاہ کو آپ کے خلاف سخت اکسایا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آپ گرفتار کر کے قید میں ڈال دیئے گئے۔

شاہ ایران کا ایمان لانا

لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بادشاہ پر حق کھل گیا۔ اور آپ کو رہائی دے کر آپ پر ایمان لے آیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ الناس علیٰ دین ملوکھم کے مطابق زرتشتی مذہب ترقی کرنے لگا۔ اور تمام درباری اور امراء و علماء اس میں داخل ہو گئے۔ شاہ ایران کا وزیر اعظم جماسپ حضرت زرتشت کے بعد آپ کا جانشین ہوا۔ ایک اور وزیر فرشوترا نے اپنی بیٹی ہووی حضرت زرتشت کی زوجیت میں دیدی۔ اور یہی آپ کی تیسری بیوی تھی۔ جس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

زرتشتی مذہب کی عام اشاعت

بادشاہ کی دیکھا دیکھی چند ہی دنوں میں قریباً تمام ایران اس مذہب میں داخل ہو گیا۔ بلکہ ایرانی مبلغ اس کی اشاعت کے لئے دوسرے ممالک میں بھی جانے لگے۔ ہندوستان کا ایک برہمن پنڈت جس کا نام کان گرہ نغچ لکھا ہے کسی زمانہ میں جماسپ وزیر اعظم ایران کا اتالیق رہ چکا تھا۔ اور اس وجہ سے اسے بادشاہ سے بھی بے تکلفی تھی۔ اس نے بادشاہ کے زرتشتی ہونے پر بہت برا منایا اور اسے سمجھانے کے ارادہ سے خود اس کے پاس پہونچا۔ مگر حق و صداقت تسلیم کرنے پر مجبور ہوا۔ اور پھر اس کے ذریعہ یہ مذہب ہندوستان میں بھی پھیلنا شروع ہو گیا۔

حق و باطل کی آویزش

ارجاسپ شاہ توران کو شاہ ایران سے پہلے ہی عداوت تھی۔ چونکہ زرتشتی مذہب اس کے ملک میں بھی پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے یہ بہانہ بنا کر شاہ ایران کو لکھا۔ کہ نہ صرف یہ کہ میرے ملک میں کوئی ایرانی مبلغ اس مذہب کی اشاعت کے لئے نہ آنا چاہیئے۔ بلکہ خود تمہیں بھی لازم ہے کہ اس مذہب کو ترک کر دو اور خراج ادا کرو۔ ورنہ تمہاری سلطنت تباہ کر دی جائیگی۔ وشتاسپ شاہ ایران نے اس خط کے جواب میں اسے لکھا۔ کہ میں ان دھمکیوں میں آ کر اس مذہب کو ترک نہیں کر سکتا۔ اس پر شاہ توران نے ایک لشکر جرار کے ساتھ حملہ کر دیا۔ اور دو لڑائیاں ہوئیں۔ پہلی میں جو مرد کے مقام پر ہوئی کسی کا کوئی شدید نقصان نہ ہوا۔ لیکن دوسری میں حملہ آور کو شکست فاش ہوئی۔ اور اس کی فوج کا کثیر حصہ مارا گیا۔ محققین کی تحقیقات کے مطابق یہ لڑائی ۱۰۹۵ء قبل مسیح میں ہوئی۔

دوبارہ جنگ اور حضرت زرتشت کی شہادت

اس کے بعد اٹھارہ بیس سال تک امن و امان رہا۔ لیکن بعد ازاں ارجاسپ نے پھر ایران پر حملہ کیا۔ وشتاسپ اس وقت اپنے دارالخلافہ سے دور سیستان میں تھا۔ اس موقعہ کو غنیمت جان کر ارجاسپ نے شہر کو تباہ کر دیا۔ زرتشتی معبد گرا دئے اور علماء کو قتل کر دیا گیا۔ وشتاسپ کا باپ بھی اس لڑائی میں مارا گیا۔ اور بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ اس لڑائی میں حضرت زرتشت بھی عین حالت عبادت میں شہید کر دئے گئے۔ وشتاسپ کو جب اس کا علم ہوا۔ تو وہ غصہ سے آگ بگولا ہو گیا۔ اور فوراً ایران پہونچا۔ پھر ایک خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں ارجاسپ مارا گیا۔ اور اس طرح زرتشتی مذہب کی اشاعت کے راستہ سے تمام رکاوٹیں یکدم دور ہو گئیں۔ اور یہ ایران کا قومی مذہب قرار پا گیا۔

زرتشتیوں کے عقائد

زنداوستا زرتشتیوں کی مذہبی کتاب ہے۔ جس کے چار حصے ہیں۔ زرتشتی خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں جسے وہ ارمزد کہتے ہیں۔ ملائکہ کو مانتے ہیں۔ اور انہیں خدا کی مخلوق اور انتظام چلانے میں اس کا ممد و معاون سمجھتے ہیں۔ وہ شیطان کے بھی قائل ہیں۔ جسے اہرمن کہا جاتا ہے۔ ان کا یقین ہے کہ انسان اپنے اعمال کے لئے خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔ اور اپنے اعمال اور ارادوں میں خود مختار ہے۔ زندگی کے دو حصے ہیں۔ ایک دنیوی اور ایک آخروی۔ دوسری زندگی کا اچھا یا برا ہونا اس زندگی کے اعمال پر منحصر ہے۔ وہ جزا سزا پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ انسان کے تمام اعمال ایک کتاب میں لکھے جاتے ہیں جنہیں قیامت کے روز ترازو میں تولا جائیگا۔ دوزخ و بہشت کو بھی وہ مانتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ موجودہ دنیا کا خاتمہ نزدیک ہے۔ مگر اس سے قبل شیطان اور رحمان کی فوجوں میں آخری جنگ ہو گی۔ جس میں شیطان کی طاقت ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائیگی۔ یہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے مگر افسوس کہ جس طرح دوسری قوموں نے حضور علیہ السلام کے متعلق اپنی مذہبی کتابوں کی پیشگوئیوں کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اور ظاہری الفاظ کی الجھنوں میں پھنسی رہیں۔ اسی طرح اس قوم نے بھی اس عظیم الشان پیشگوئی سے ابھی تک فائدہ حاصل نہیں کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہب غیر

زرتشت نبی اور آپ کی تعلیمات

حضرت زرتشت کی تبلیغی سرگرمیاں

پہلی کانفرنس یا خدا تعالیٰ کے ساتھ پہلی ملاقات کے بعد حضرت زرتشت نے تبلیغ احکام الٰہی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ لیکن جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے آپ کی بے حد مخالفت کی گئی۔ اور آپ کی قوم نے آپ کا مضحکہ اڑانا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ تنگ کر کے مخالفین نے آپ کو ملک سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ اپنے اہل وطن میں صلاحیت نہ دیکھ کر آپ آذربائیجان سے پرشیا چلے گئے۔ لیکن یہاں بھی کسی نے آپ کی طرف توجہ نہ کی۔ اور آپ یہاں سے بھی چین اور ترکستان میں پھرتے پھراتے رہے۔ مگر ہر جگہ سے آپ کی سخت مخالفت کی گئی۔ ترکستان سے آپ فرغانہ پہونچے۔ لیکن یہاں کے حاکم نے آپ کی بات سننے اور اس پر توجہ کرنے کی بجائے آپ کو قتل کرنا چاہا۔ اور یہاں سے بھی آپ کو بھاگنا پڑا۔ ان حالات سے آپ بے حد مضطرب رہتے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کی ڈھارس بندھائی جاتی۔ اور تسلی دی جاتی۔ حتیٰ کہ دس سال کی متواتر تبلیغ اور کوششوں کے بعد صرف ایک شخص یعنی آپ کا چچازاد بھائی میدیو موہنا آپ پر ایمان لایا

خدا کے حضور گریہ وزاری

ان حالات کو دیکھ کر آپ نے نہایت الحاح اور تضرع کے ساتھ اپنے مولیٰ کے حضور آہ وزاری کی۔ اور کہا اے میرے بھیجنے والے اتنے لمبے عرصہ کے بعد صرف ایک غریب اور کمزور شخص مجھ پر ایمان لایا ہے تو اپنے فضل و کرم سے مجھے کامیاب کر۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو الہام ہوا۔ کہ ایران کو بادشاہ وشتاسپ کے پاس جاؤ۔ اور اسے تبلیغ کرو۔ آپ وہاں پہونچے لیکن دربار مخالفین سے بھرا ہوا تھا۔ جنہوں نے ہر قدم پر آپ کے لئے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ آپ کی ہلاکت کے منصوبے بھی کرتے رہے۔ لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری اور اپنے کام میں برابر لگے رہے۔ آخر فیصلہ ہوا۔ کہ دربار شاہی میں علماء کے ساتھ حضرت زرتشت کا مباحثہ ہو چنانچہ مباحثہ ہوا۔ اور حسب سنت قدیم حضرت زرتشت کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی اور مخالف علماء بہت بری طرح ذلیل ہوئے۔ جس سے آپ کی مخالفت کی آگ اور بھی شدت کے ساتھ بھڑک اٹھی۔ بادشاہ کو آپ کے خلاف سخت اکسایا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آپ گرفتار کر کے قید میں ڈال دیئے گئے۔

شاہ ایران کا ایمان لانا

لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بادشاہ پر حق کھل گیا۔ اور آپ کو رہائی دے کر آپ پر ایمان لے آیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ الناس علیٰ دین ملوکہم کے مطابق زرتشتی مذہب ترقی کرنے لگا۔ اور تمام درباری اور امراء و عمائد اس میں داخل ہو گئے۔ شاہ ایران کا وزیر اعظم جماسپ حضرت زرتشت کے بعد آپ کا جانشین ہوا۔ ایک اور وزیر فرشوترا نے اپنی بیٹی ہودی حضرت زرتشت کی زوجیت میں دیدی۔ اور یہی آپ کی تیسری بیوی تھی۔ جس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

زرتشتی مذہب کی عام اشاعت

بادشاہ کی دیکھا دیکھی چند ہی دنوں میں قریباً تمام ایران اس مذہب میں داخل ہو گیا۔ بلکہ ایرانی مبلغ اس کی اشاعت کے لئے دوسرے ممالک میں بھی جانے لگے۔ ہندوستان کا ایک برہمن پنڈت جس کا نام کان گرنغیج لکھا ہے کسی زمانہ میں جماسپ وزیر اعظم ایران کا اتالیق رہ چکا تھا۔ اور اس وجہ سے اسے بادشاہ سے بھی بے تکلفی تھی۔ اس نے بادشاہ کے زرتشتی ہونے پر بہت برا منایا اور اسے سمجھانے کے ارادہ سے خود اس کے پاس پہونچا۔ مگر حق و صداقت تسلیم کرنے پر مجبور ہوا۔ اور پھر اس کے ذریعہ یہ مذہب ہندوستان میں بھی پھیلنا شروع ہو گیا۔

حق و باطل کی آویزش

ارجاسپ شاہ توران کو شاہ ایران سے پہلے ہی عداوت تھی۔ چونکہ زرتشتی مذہب اس کے ملک میں بھی پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے یہ بہانہ بنا کر شاہ ایران کو لکھا۔ کہ نہ صرف یہ کہ میرے ملک میں کوئی ایرانی مبلغ اس مذہب کی اشاعت کے لئے نہ آنا چاہیئے۔ بلکہ خود تمہیں بھی لازم ہے کہ اس مذہب کو ترک کر دو اور خراج ادا کرو۔ ورنہ تمہاری سلطنت تباہ کر دی جائیگی۔ وشتاسپ شاہ ایران نے اس خط کے جواب میں اسے لکھا۔ کہ میں ان دھمکیوں میں آ کر اس مذہب کو ترک نہیں کر سکتا۔ اس پر شاہ توران نے ایک لشکر جرار کے ساتھ حملہ کر دیا۔ اور دو لڑائیاں ہوئیں۔ پہلی میں جو مرد کے مقام پر ہوئی کسی کا کوئی شدید نقصان نہ ہوا۔ لیکن دوسری میں حملہ آور کو شکست فاش ہوئی۔ اور اس کی فوج کا کثیر حصہ مارا گیا۔ مؤرخین کی تحقیقات کے مطابق یہ لڑائی ۱۱۸۵ء قبل مسیح میں ہوئی۔

دوبارہ جنگ اور حضرت زرتشت کی شہادت

اس کے بعد اٹھارہ بیس سال تک امن و امان رہا۔ لیکن بعد ازاں ارجاسپ نے پھر ایران پر حملہ کیا۔ وشتاسپ اس وقت اپنے دارالخلافہ سے دور سیستان میں تھا۔ اس موقعہ کو غنیمت جان کر ارجاسپ نے شہر کو تباہ کر دیا۔ زرتشتی معبد گرا دیئے اور علماء کو قتل کر دیا گیا۔ وشتاسپ کا باپ بھی اس لڑائی میں مارا گیا۔ اور بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ اس لڑائی میں حضرت زرتشت بھی عین حالت عبادت میں شہید کر دیئے گئے۔ وشتاسپ کو جب اس کا علم ہوا۔ تو وہ غصہ سے آگ بگولا ہو گیا۔ اور فوراً ایران پہونچا۔ پھر ایک خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں ارجاسپ مارا گیا۔ اور اس طرح زرتشتی مذہب کی اشاعت کے راستہ سے تمام رکاوٹیں یکدم دور ہو گئیں۔ اور یہ ایران کا قومی مذہب قرار پا گیا۔

زرتشتیوں کے عقائد

زنداوستا زرتشتیوں کی مذہبی کتاب ہے۔ جس کے چار حصے ہیں۔ زرتشتی خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں جسے وہ ارمزد کہتے ہیں۔ ملائکہ کو مانتے ہیں۔ اور انہیں خدا کی مخلوق اور انتظام چلانے میں اس کا ممد و معاون سمجھتے ہیں۔ وہ شیطان کے بھی قائل ہیں۔ جسے اہرمن کہا جاتا ہے ان کا یقین ہے کہ انسان اپنے اعمال کے لئے خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔ اور اپنے اعمال اور ارادوں میں خود مختار ہے۔ زندگی کے دو حصے ہیں۔ ایک دنیوی اور ایک اخروی۔ دوسری زندگی کا اچھا یا برا ہونا اس زندگی کے اعمال پر منحصر ہے۔ وہ جزا سزا پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ انسان کے تمام اعمال ایک کتاب میں لکھے جاتے ہیں جنہیں قیامت کے روز ترازو میں تولا جائیگا۔ دوزخ و بہشت کو بھی وہ مانتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ موجودہ دنیا کا خاتمہ نزدیک ہے۔ مگر اس سے قبل شیطان اور رحمان کی فوجوں میں آخری جنگ ہو گی۔ جس میں شیطان کی طاقت ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائیگی۔ یہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے مگر افسوس کہ جس طرح دوسری قوموں نے حضور علیہ السلام کے متعلق اپنی مذہبی کتابوں کی پیشگوئیوں کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اور ظاہری الفاظ کی الجھنوں میں پھنسی رہیں۔ اسی طرح اس قوم نے بھی اس عظیم الشان پیشگوئی سے ابھی تک فائدہ حاصل نہیں کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضیلت اسلام

اذان کے پُر حکمت کلمات

قریباً تمام موجودہ مذاہب میں اپنے معبود کی عبادت کیلئے جمع ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ہندو مندروں میں عیسائی گرجوں میں اور یہودی صومعوں میں اپنے تمام ہم عقیدہ لوگوں کو جمع کر کے عبادت کرتے ہیں۔ اسلام نے تو اس پر بہت ہی زور دیا ہے۔ اور اپنے پیروؤں کیلئے فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ دن رات میں پانچ مرتبہ مسجد میں جائیں اور ملکر اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لائیں۔

بلانے کے مختلف طریق

اس غرض کیلئے ضروری تھا۔ کہ کوئی ایسا طریق مقرر کر دیا جاتا۔ جسکے ذریعہ تمام لوگ سمجھ سکتے۔ کہ اب ہمیں اپنے دنیاوی مشاغل ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جانا چاہیئے۔ اس غرض کیلئے مختلف مذاہب نے مختلف طریق مقرر کئے۔ ہندو یہودی اور سکھ نرسنگھا کے ذریعہ مندروں صومعوں اور گوردواروں کی طرف بلاتے ہیں۔ عیسائی گھنٹے کے ذریعے عبادت کے وقت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور یہودی ناقوس کے ذریعہ منادی کرتے ہیں۔ مگر یہ تمام طریق بے معنے شور سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ انکے مقابلہ میں اسلام نے جو عبادت کیلئے بلانے کا طریق مقرر کیا ہے۔ وہ نہ صرف اپنی دلکشی کے لحاظ سے دیگر مذاہب کے تمام مروجہ طریقوں پر فضیلت رکھتا ہے۔ بلکہ اپنے باطنی محاسن کے لحاظ سے بھی دوسرے تمام طریقوں پر کامل فوقیت رکھتا ہے۔

اذان کی ابتداء

اسلام میں جب باجماعت نماز فرض ہوئی۔ تو سوال پیدا ہوا۔ کہ لوگوں کو نماز کے لئے کس طرح اکٹھا کیا جائے۔ بعض نے مشورہ دیا۔ کہ گھنٹہ بجایا جائے۔ بعض نے نرسنگھا۔ اور بعض نے ناقوس پیش کیا۔ اور بعض نے کہا۔ عرب کے پرانے دستور کے مطابق کہ جب قوم کو جمع کرنا ہوتا۔ تو کسی ٹیلے پر آگ جلا دیتے۔ نماز کے وقت اونچی جگہ پر آگ جلا دی جایا کرے غرض مختلف آراء پیش ہوئیں۔ مگر ان میں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی بھی پسند نہ آئی۔ مگر بامر مجبوری وقتی طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کی حامی بھری۔ مجلس ختم ہو گئی۔ اور صحابہ اپنے گھروں کو چلے گئے۔ رات کو ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے رویا دیکھا۔ کہ ایک آدمی ناقوس بیچ رہا ہے۔ انہوں نے دیکھ کر کہا کہ ایک ناقوس مجھے بھی دیدو۔ اس نے پوچھا۔ کہ کیا کرو گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ نماز کے لئے بلانے کے وقت ہم بجایا کریں گے۔ اس نے کہا میں تمہیں اس سے بہتر چند کلمات سکھاتا ہوں۔ تم نماز کے وقت انہیں بلند آواز سے کہا کرو۔ جنہیں لوگ سن کر آجایا کریں گے۔ اس پر اس نے اذان کے تمام کلمات سکھلائے۔ جنہیں اس صحابی نے یاد رکھا۔ اور فوراً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا خواب بیان کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ ضرور سچی خواب ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ یہ کلمات بلالؓ کو سکھا دو۔ حضرت بلال نے جب پہلی دفعہ اذان دی تو حضرت عمرؓ دوڑتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے بھی خواب میں یہی کلمات سکھائے گئے ہیں مگر عبد اللہ بن زید آپکے پاس پہلے پہنچ گئے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا ہوا مزید تائید ہو گئی۔ اس وقت سے اسلام میں اذان دینے کا طریق رائج ہے۔ اور گو اذان کے کلمات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست وحی کے ذریعہ نہیں بتلائے گئے۔ مگر چونکہ انکی تلقین رؤیا کے ذریعہ ہوئی۔ اس لئے یہ علوم الہیہ کا ہی نتیجہ ہیں۔ اور اس کی خوبی بھی اسی ہستی کی طرف منسوب ہے۔ جو سب خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔

اسلامی تعلیم کا خلاصہ

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ جس طرح اور امور میں اسلام مذاہب عالم پر فضیلت رکھتا ہے۔ اسی طرح اس میں بھی اسے فضیلت حاصل ہے۔ دوسرے مذاہب کے طریق اعلان بالکل بے معنی ہیں۔ مگر اسلامی اذان نہ صرف بلانے کا بہترین طریق ہے بلکہ اسمیں اسلامی تعلیم کا خلاصہ بھی رکھ دیا گیا ہے۔ اور اس کے ذریعہ پانچ وقت مسلمانوں کی طرف سے دوسرے مذاہب کے سامنے اسلامی تعلیم پیش کی جاتی ہے۔ گویا اذان اگر ایک طرف طریق اعلان ہے۔ تو دوسری طرف طریق تبلیغ بھی کیونکہ اس میں اسلام کے تمام اصول نہایت عمدگی سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہ اتنی بڑی خوبیاں ہیں جو اور کسی مذہب کے طریق اعلان میں نظر نہیں آتیں۔

اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار

اذان میں سب سے پہلی چیز اللہ اکبر کے الفاظ میں پیش کی گئی ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ پہلی تعلیم ہے۔ جو اسلام دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ خدا کی بڑائی اور اس کی بزرگی و برتری کا نقشہ انسانی قلوب پر بٹھانا اسلام اولین فرض قرار دیتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ کوئی انسان کسی چیز کے حصول کے لئے اس وقت تک کوشش نہیں کر سکتا جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو۔ کہ وہ توجہ کے قابل بھی ہے۔ پس اسلام سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی علو شان اور عظمت مرتبت بیان کر کے انسانوں کو اپیل کرتا ہے کہ وہ اس ذات کیطرف متوجہ ہوں کیونکہ اللہ ہر چیز سے بڑا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکبر کے لفظ کو مطلق رکھا گیا ہے مقید نہیں کیا۔ تا یہ معلوم ہو۔ کہ اللہ ہر بات میں بڑا ہے۔ اس کا علم بھی بڑا ہے۔ اس کی طاقت و قوت بھی بڑی ہے۔ غرض ہر صفت ہر خوبی ہر کمال ہر حسن اور ہر احسان میں وہ بڑا ہے۔ جب وہ ایسی ہستی ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ انسان اس کی طرف جھکے۔

خدا کی وحدانیت

دوسرا اصل اشہد ان لا الہ الا اللہ میں یہ بیان کیا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ سے اس قسم کی محبت ہونی چاہیئے۔ کہ اس کے مقابلہ میں اسے کوئی اور شے نظر ہی نہ آئے۔ پس اللہ اکبر کے بعد اذان میں اشہد ان لا الہ الا اللہ رکھنا دراصل یہ بتلانے کیلئے ہے۔ کہ خدا کے سوا اور کوئی ایسی ہستی نہیں جسکی طرف توجہ کی جاسکے۔ یوں تو مشرکین بھی اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑا مانتے ہیں۔ مگر وہ باوجود اللہ تعالیٰ کی کبریائی پر ایمان رکھنے کے بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اذان میں یہ بتلایا ہے کہ اللہ کی کبریائی پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ اس کے سوا اور کوئی ایسی ہستی نہ سمجھو جو تمہاری عبادت کی مستحق ہو۔

رسولوں کی بعثت

تیسرا اصل اشہد ان محمداً رسول اللہ میں بیان کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ باوجود اپنی بلند شان کے انسان کیلئے محبت اور شفقت کے دروازے کھلے رکھتا ہے اور وہ اپنے رسولوں کے ذریعہ اپنی محبت کا ثبوت دیتا رہتا ہے اور اس محبت کو تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ گویا پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت کی طرف متوجہ کیا۔ پھر یہ بتلایا۔ کہ اور کوئی ہستی ایسی نہیں جسے انسان اپنا مقصود قرار دے سکے۔ اور پھر یہ بتلایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ایسی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی راہنمائی کیلئے رسولوں کو مبعوث فرماتا رہتا ہے چنانچہ اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا۔

عملی جدوجہد

اس کے بعد قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا تھا۔ کہ انسان کامل کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے فرمایا حی علی الصلوۃ اے انسان عبادت کیطرف آ۔ یعنی خدا کے کامل ہونے اور رسولوں کی بعثت سے فائدہ اٹھانے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان عبادت مجاہدہ اور اصلاح نفس کے ذریعے اپنے دل کو آلائشوں سے پاک کرے۔ گویا یہ بتایا۔ کہ انسان اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب وہ خود ہمت کرے اور اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے انبیاء کے طریق پر چلے۔ حی علی الصلوۃ میں کامیابی کا ایک اور گر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ انسان اگر محنت کرے تو اسے چاہیئے۔ کہ ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے فضل چاہے۔ تا خدا کی محبت جوش میں آئے اور اس کا ہاتھ اسے اپنی طرف کھینچ لے۔ کیونکہ صلوۃ کے معنی دعا کے بھی ہیں۔

احکام شریعت کی غرض

اس کے بعد حی علی الفلاح میں پانچواں اصل یہ بتایا۔ کہ تمام احکام شریعت انسان کے اپنے ہی فائدہ کے لئے ہیں خدا تعالیٰ کو ان سے کوئی فائدہ نہیں اور نہ خدا کی غرض انسان کو دکھ میں ڈالنا ہے اس سے عیسائیت کے اس عقیدہ کی تردید کر دی۔ کہ شریعت ایک لعنت ہے۔ فرمایا شریعت کے احکام بوجھ کے طور پر نہیں بلکہ وہ امراض روحانیہ کے علاج کے طور پر ہیں جنکے بغیر انسان مکمل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت کے ظاہری نشانات

چھٹا اصل پھر اللہ اکبر کے تکرار سے یہ بتایا۔ کہ جب انسان اس طریق پر کام کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے انبیاء پر ایمان لا کر صحیح جدوجہد سے کام لیتا ہے تو وہ اس حد تک مقام قرب حاصل کر لیتا ہے۔ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی اپنی آنکھ سے نظر آنے لگ جاتی ہے۔ پس ان کلمات کے ذریعہ یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم پر چل کر انسان خدا تعالیٰ کا ایسا مقرب ہو جاتا ہے کہ اسکی بڑائی کو دلیل سے ہی نہیں۔ بلکہ اپنے مشاہدہ اور ذاتی تعلق سے دیکھ لیتا ہے۔

خدا ہی ملجا و ماویٰ ہے

آخری اصل لا الہ الا اللہ میں یہ بیان فرمایا۔ کہ ان تمام روحانی سیروں اور تجارب کے بعد انسان جس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا سب چیزیں فانی ہیں۔ یہ حقیقت میں ایک عقیدہ پہلے تو انسان دلائل سے تسلیم کرتا ہے۔ مگر بعد میں روحانی ترقیات کے اعلیٰ مقامات حاصل کر کے بطور مشاہدہ کے مان لیتا ہے۔ اور روحانی بینائی کے ذریعہ خود دیکھ لیتا ہے۔ کہ سوائے خدا کے باقی سب چیزیں اپنی ذات میں بے حقیقت ہیں۔ اور ان کی ہستی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ پس اس وقت وہ مادیت کے تاریک میدان سے نکل کر روحانیت کے روشن مقامات پر پہنچ جاتا ہے جہاں اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضیلتِ اسلام

اذان کے پُر حکمت کلمات

قریباً تمام موجودہ مذاہب میں اپنے معبود کی عبادت کے لئے جمع ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ہندو مندروں میں عیسائی گرجوں میں اور یہودی صومعوں میں اپنے تمام ہم عقیدہ لوگوں کو جمع کر کے عبادت کرتے ہیں۔ اسلام نے تو اس پر بہت ہی زور دیا ہے۔ اور اپنے پیروؤں کے لئے فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ دن رات میں پانچ مرتبہ مسجد میں جائیں اور مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لائیں۔

بلانے کے مختلف طریق

اس غرض کے لئے ضروری تھا۔ کہ کوئی ایسا طریق مقرر کر دیا جاتا۔ جس کے ذریعہ تمام لوگ سمجھ سکتے۔ کہ اب ہمیں اپنے دنیاوی مشاغل ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جانا چاہیئے۔ اس غرض کے لئے مختلف مذاہب نے مختلف طریق مقرر کئے۔ ہندو یہودی اور سکھ نرسنگھا کے ذریعہ مندروں صومعوں اور گوردواروں کی طرف بلاتے ہیں۔ عیسائی گھنٹے کے ذریعہ عبادت کے وقت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور یہودی ناقوس کے ذریعہ منادی کرتے ہیں۔ مگر یہ تمام طریق بے معنے شور سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ ان کے مقابلہ میں اسلام نے جو عبادت کے لئے بلانے کا طریق مقرر کیا ہے۔ وہ نہ صرف اپنی دلکشی کے لحاظ سے دیگر مذاہب کے تمام مروجہ طریقوں پر فضیلت رکھتا ہے۔ بلکہ اپنے باطنی محاسن کے لحاظ سے بھی دوسرے تمام طریقوں پر کامل فوقیت رکھتا ہے۔

اذان کی ابتداء

اسلام میں جب باجماعت نماز فرض ہوئی۔ تو سوال پیدا ہوا۔ کہ لوگوں کو نماز کے لئے کس طرح اکٹھا کیا جائے۔ بعض نے مشورہ دیا۔ کہ گھنٹہ بجایا جائے۔ بعض نے نرسنگھا۔ اور بعض نے ناقوس پیش کیا۔ اور بعض نے کہا۔ جوب کے پرانے دستور کے مطابق کہ جب قوم کو جمع کرنا ہوتا۔ تو کسی ٹیلہ پر آگ جلا دیتے۔ نماز کے وقت اونچی جگہ پر آگ جلا دی جایا کرے۔ غرض مختلف آراء پیش ہوئیں۔ مگر ان میں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی بھی پسند نہ آئی۔ مگر بامر مجبوری وقتی طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کی حامی بھری۔ مجلس ختم ہو گئی۔ اور صحابہ اپنے گھروں کو چلے گئے۔ تو ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے رؤیا دیکھا۔ کہ ایک آدمی ناقوس بیچ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ناقوس مجھے بھی دیدو۔ اس نے پوچھا۔ کہ کیا کرو گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ نماز کے لئے بلانے کے وقت ہم بجایا کریں گے۔ اس نے کہا میں تمہیں اس سے بہتر چیز سکھاتا ہوں۔ تم نماز کے وقت انہیں بلند آواز سے کہا کرو۔ جنہیں لوگ سن کر آ جایا کریں گے۔ اس پر اس نے اذان کے تمام کلمات سکھائے۔ جنہیں اس صحابی نے یاد رکھا۔ اور فوراً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا خواب بیان کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ ضرور سچی خواب ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ یہ کلمات بلال کو سکھا دو۔ حضرت بلال نے جب پہلی دفعہ اذان دی تو حضرت عمرؓ دوڑتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے بھی خواب میں یہی کلمات سکھائے گئے ہیں۔ مگر عبد اللہ بن زید آپ کے پاس پہلے پہنچ گئے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا ہوا مزید تائید ہو گئی۔ اس وقت سے اسلام میں اذان دینے کا طریق رائج ہے۔ اور گو اذان کے کلمات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست وحی کے ذریعہ نہیں بتلائے گئے۔ مگر چونکہ انکی تمکین رؤیا کے ذریعہ ہوئی۔ اس لئے یہ علوم الہیہ کا ہی نتیجہ ہیں۔ اور ان کی خوبی بھی اس ہستی کی طرف منسوب ہے۔ جو غیبوں کا سرچشمہ ہے۔

اسلامی تعلیم کا خلاصہ

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ جس طرح اور امور میں اسلام مذاہب عالم پر فضیلت رکھتا ہے۔ اسی طرح اس میں بھی اسے فضیلت حاصل ہے۔ دوسرے مذاہب کے طریق اعلان بالکل بے معنی ہیں۔ مگر اسلامی اذان نہ صرف بلانے کا بہترین طریق ہے۔ بلکہ اس میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ بھی رکھ دیا گیا ہے۔ اور اس کے ذریعہ پانچ وقت مسلمانوں کی طرف سے دوسرے مذاہب کے سامنے اسلامی تعلیم پیش کی جاتی ہے۔ گویا اذان اگر ایک طرف طریق اعلان ہے۔ تو دوسری طرف طریق تبلیغ بھی کیونکہ اس میں اسلام کے تمام اصول نہایت عمدگی سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہ اتنی بڑی خوبیاں ہیں جو اور کسی مذہب کے طریق اعلان میں نظر نہیں آتیں۔

اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار

اذان میں سب سے پہلی چیز اللّٰہ اکبر کے الفاظ میں پیش کی گئی ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ پہلی تعلیم ہے۔ جو اسلام دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ خدا کی بڑائی اور اس کی بزرگی و برتری کا نقشہ انسانی قلوب پر بٹھانا اسلام اولین فرض قرار دیتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ کوئی انسان کسی چیز کے حصول کے لئے اس وقت تک کوشش نہیں کر سکتا جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو۔ کہ وہ توجہ کے قابل بھی ہے۔ پس اسلام سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی علو شان اور عظمت مرتبت بیان کر کے انسانوں کو اپیل کرتا ہے کہ وہ اس ذات کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ اللہ ہر چیز سے بڑا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکبر کے لفظ کو مطلق رکھا گیا ہے مقید نہیں کیا۔ تا یہ معلوم ہو۔ کہ اللہ ہر بات میں بڑا ہے اس کا علم بھی بڑا ہے۔ اسکی طاقت قوت بھی بڑی ہے۔ غرض ہر صفت ہر خوبی ہر کمال ہر حسن اور ہر احسان میں وہ بڑا ہے۔ جب وہ ایسی ہستی ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ انسان اس کی طرف جھکے۔

خدا کی وحدانیت

دوسرا اصل اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ میں یہ بیان کیا ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ سے اس قسم کی محبت ہونی چاہیئے۔ کہ اس کے مقابلہ میں اسے کوئی اور شے نظر ہی نہ آئے۔ پس اللّٰہ اکبر کے بعد اذان میں اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ رکھ دیا۔ اصل یہ بتلانے کیلئے ہے۔ کہ خدا کے سوا اور کوئی ایسی ہستی نہیں۔ جسکی طرف توجہ کی جا سکے۔ یوں تو مشرکین بھی اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑا مانتے ہیں۔ مگر وہ باوجود اللہ تعالیٰ کی کبریائی پر ایمان رکھنے کے بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اذان میں یہ بتلایا۔ کہ اللہ کی کبریائی پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ اس کے سوا اور کوئی ایسی ہستی نہ سمجھو جو تمہاری عبادت کی مستحق ہو۔

رسولوں کی بعثت

تیسرا اصل اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ میں بیان کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ باوجود اپنی بلند شان کے انسان کیلئے محبت اور شفقت کے دروازے کھلے رکھتا ہے اور وہ اپنے رسولوں کے ذریعہ اپنی محبت کا ثبوت دیتا رہتا ہے اور اس محبت کو تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ گویا پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت کی طرف متوجہ کیا۔ پھر یہ بتلایا۔ کہ اور کوئی ہستی ایسی نہیں جسے انسان اپنا مقصود قرار دے سکے۔ اور پھر یہ بتلایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ایسی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی راہنمائی کیلئے رسولوں کو مبعوث فرماتا رہتا ہے چنانچہ اس نے حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا۔

عملی جدوجہد

اس کے بعد قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا تھا۔ کہ انسان کامل کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے فرمایا حی علی الصلوٰۃ لے انسان عبادت کی طرف آ۔ یعنی خدا کے کامل سے ملنے اور رسولوں کی بعثت سے فائدہ اٹھانے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان عبادت مجاہدہ اور اصلاح نفس کے ذریعے اپنے دل کو آلائشوں سے پاک کرے۔ گویا یہ بتایا۔ کہ انسان اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب وہ خود ہمت کرے اور اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے انبیاء کے طریق پر چلے۔ حی علی الصلوٰۃ میں کامیابی کا ایک اور گر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ انسان اگر محنت کرے تو اسے چاہیئے۔ کہ ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے فضل چاہے۔ تا خدا کی محبت جوش میں آئے اور اس کا ہاتھ اسے اپنی طرف کھینچ لے کیونکہ صلوٰۃ کے معنی دعا کے بھی ہیں۔

احکام شریعت کی غرض

اس کے بعد حی علی الفلاح میں پانچواں اصل یہ بتایا کہ تمام احکام شریعت انسان کے اپنے ہی فائدہ کے لئے ہیں خدا تعالیٰ کو ان سے کوئی فائدہ نہیں اور نہ خدا کی غرض انسان کو دکھ میں ڈالنا ہے اس سے عیسائیت کے اس عقیدہ کی تردید کر دی۔ کہ شریعت ایک لعنت ہے۔ فرمایا شریعت کے احکام بوجھ کے طور پر نہیں بلکہ وہ امراض روحانیہ کے علاج کے طور پر ہیں جنکے بغیر انسان مکمل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت کے ظاہری نشانات

چھٹا اصل پھر اللّٰہ اکبر کے تکرار سے یہ بتایا۔ کہ جب انسان اس طریق پر کام کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے انبیاء پر ایمان لا کر صحیح جدوجہد سے کام لیتا ہے تو وہ اس حد تک مقام قرب حاصل کر لیتا ہے۔ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی اپنی آنکھ سے نظر آنے لگ جاتی ہے۔ پس ان کلمات کے ذریعہ یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم پر چل کر انسان خدا تعالیٰ کا ایسا مقرب ہو جاتا ہے کہ اس کی بڑائی کو دلیل سے ہی نہیں۔ بلکہ اپنے مشاہدہ اور ذاتی تعلق سے دیکھ پاتا ہے۔

خدا ہی ملجا و ماویٰ ہے

آخری اصل لا الٰہ الا اللّٰہ میں یہ بیان فرمایا۔ کہ ان تمام روحانی سیر و سلوک اور تجارب کے بعد انسان جس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا سب چیزیں فانی اور بے حقیقت ہیں یہی عقیدہ پہلے تو انسان دلائل سے تسلیم کرتا ہے۔ مگر بعد میں روحانی ترقیات کے اعلیٰ مقامات حاصل کر کے بطور مشاہدہ کے مان لیتا ہے۔ اور روحانی بینائی کے ذریعہ خود دیکھ لیتا ہے۔ کہ سوائے خدا کے باقی سب چیزیں اپنی ذات میں بے حقیقت ہیں۔ اور ان کی ہستی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ پس اس وقت وہ مادیت کے تاریک میدان سے نکل کر روحانیت کے روشن مقامات پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے محض اس کے حسن اور احسان کی کمال اور توحید کے لئے رہ جاتا ہے اس کے سوا اور کوئی غرض باقی نہیں رہتی۔ یہی اسلام کا مقصد وحید ہے۔ یہ تشریحات ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ مسلم کی اذان بلاوا کا بلاوا بھی ہے۔ اور تبلیغ کی تبلیغ بھی۔ اور یہ وہ خوبی ہے۔ جو اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغ دمشق کے حالات سفر

بغداد سے حیفا تک

میں ۳۱ راگست صبح ½۳ بجے بذریعہ موٹر بغداد سے بیروت کے لئے روانہ ہوا۔ احباب بغداد نے خلوص اور محبت کا جو سلوک کیا۔ وہ مومنانہ اخوت کا بہترین مظاہرہ تھا۔ جس موٹر میں سوار تھا اس میں میرے علاوہ ایک امریکن مشنری۔ ایک یہودی فریسی اور ایک ایرانی مسلمان تھا۔ یہودی سوڈان کا رہنے والا تھا۔ اور قاہرہ میں کام کرتا ہے۔ ایرانی تاجر تھا۔ ۷ بجے صبح موٹر عراق کے آخری ضلع رمادی پر پہونچی۔ اور دو گھنٹے ٹھہری۔ اس جگہ پاسپورٹس کی پڑتال ہوتی ہے۔ ۹ بجے سے لے کر ½۴ بجے بعد دوپہر تک موٹر تیز رفتاری سے چلتی رہی صحرا ہی صحرا تھا۔ نہ درخت نہ آبادی اور نہ کوئی انسان تھا۔ ½۴ بجے رطبہ (قلعہ) پہنچے جس کے بعد علاقہ شام شروع ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد روانہ ہوگئے اور ساری رات موٹر تیزی سے چلتی رہی۔ نماز فجر کے وقت ابوالشامات جو علاقہ شام کا پہلا قلعہ ہے۔ پہنچے۔ پاسپورٹوں کی دیکھ بھال اور نماز کے بعد چل کر ۸ بجے یکم ستمبر دمشق پہونچے۔ یکم ستمبر کا سارا دن قرنطینہ میں گزرا۔ دوسرے دن دوپہر دمشق سے بیروت کے لئے روانہ ہوا۔ اور وہاں سے حیفا کے لئے چل پڑا۔ حدود فلسطین (راس نکورا) پر روک لیا گیا اور قرنطینہ کے لئے ٹھہرنا پڑا۔ دوسرے دن شام کو حیفا پہنچا۔ اور قرنطینہ میں ٹھہرایا گیا۔ وہاں کے امتحانات سے فارغ ہوکر ۸ ستمبر دوپہر کے وقت احمدیہ دار التبلیغ میں داخل ہوا۔ الحمد للہ

مذہبی گفتگو

یہودی فریسی اور ایرانی مسلمان سے سلسلۂ گفتگو شروع رہا۔ یہودی نے اسلام کے متعلق اور ایرانی نے شیعیت وسنیت کے متعلق بعض سوالات کئے۔ جن کے جوابات دئے۔ بعد ازاں وہابیت اور ہندو مسلم تصفیہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اور سفر بآسانی ختم ہوا اور ہم دمشق پہنچ گئے۔ یہ ساری گفتگو عربی اور فارسی میں ہوتی تھی۔ یہودی نے بتایا کہ سوڈان میں یہودی یا عیسائی کے داخل اسلام ہونے پر اس کو پیدائشی مسلمان پر بھی فضیلت دی جاتی ہے۔ میں نے اسے اسلام کی تعلیم اخوت و مساوات کی حقیقت بتائی۔

امریکن مشنری ہماری باتوں کو سنتا رہا اور خاموش تھا۔ جب دمشق موٹر ٹھہری تو اس نے گفتگو شروع کی۔ احمدیت کی خصوصیات پر سلسلہ شروع ہوا۔ اسی اثناء میں حضرت مسیح کی صلیبی موت زیر بحث آگئی۔ اس نے انگریزی انجیل نکالی میں نے اسے بعض حوالجات بتائے۔ وہ ان پر غور کرتا رہا حسن اتفاق سے قرنطینہ والوں نے مجھے اور اس کو ایک دن کے لئے ٹھہرا لیا۔ جس سے گفتگو کا خوب موقعہ مل گیا۔ اور اکثر وقت اسی طرح گذرا۔ مذہب کے اختیار کرنے کا نتیجہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا حصول سن کر بہت حیران تھا۔ احمدیت کی خوب تبلیغ کی۔ معلوم ہوا۔ کہ وہ بیس سال سے ایران میں مسیحی مبشر ہے۔ اس نے بتایا۔ کہ ایرانی لوگ عیسائیت کی طرف کچھ کچھ توجہ کرنے لگے ہیں اور اس میں زیادہ دخل یورپین تمدن کے اختیار کرنے کا ہے۔ دوسرے دن ہم جدا ہو گئے لیکن خط و کتابت کے لئے ایک دوسرے کا ایڈریس لے لیا امریکن مشنری سے گفتگو انگریزی اور فارسی میں ہوتی رہی کیونکہ وہ عربی نہ جانتا تھا۔

اونٹوں کی بجائے ریل اور موٹر کا سفر

بغداد سے دمشق قریباً سوا پانچ سو میل ہے اور درمیان میں علاقہ شام کا مشہور "بادیہ" بھی آتا ہے۔ اور اگر بصرہ سے حیفا تک براستہ بیروت اندازہ لگایا جائے۔ تو ہزار میل سے زیادہ ہی بنتا ہے۔ لیکن اب ریل اور موٹر کے ذریعہ کل ۵۶ گھنٹے کا راستہ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس سفر میں بھی اب اونٹوں کی تیز رفتاری قابل توجہ نہیں رہی۔ تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ فرمان پورا ہو جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود کے وقت اونٹوں سے سفر جلد طے کرنے کا کام نہ لیا جائیگا گویا کوئی نئی سواری نکل آئیگی۔ میں نے اس سارے سفر میں اونٹوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمودہ پورا ہوتا دیکھا ہے۔ لیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا۔ یعنی ایک ایسا زمانہ آئیگا جب اونٹوں سے سواری کا کام نہ لیا جائیگا افسوس کہ ہندوستان کے مولوی ابھی تک اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے قائل نہیں ہوئے وہ شاید یہ چاہتے ہیں۔ کہ آیات خلق لکم ما فی الارض جمیعا اور ربنا ما خلقت ھذا باطلاً کے خلاف اونٹ بالکل بے کار اور عبث ہو جائیں۔ حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلا یسعیٰ علیہا کی تشریح فرما دی تھی۔ یعنی ان سے تیز سواریاں نکل آئیں گی۔

کشمیر اور شام

دمشق سے بیروت اور بیروت سے حیفا تک جس قدر علاقہ میں نے دیکھا۔ وہ بالکل کشمیر کا ہم رنگ تھا۔ پہاڑ۔ چشمے۔ پھل اور پرانے لوگوں کا تمدن بالکل کشمیر اور اہل کشمیر سے ملتا ہے۔ اور کشمیر واقعی سوریا کی طرح ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح کے اس علاقہ سے ہجرت کرنے پر خداوند تعالیٰ نے حسب فرمان وآویناھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین ان کو علاقہ کشمیر میں پناہ دی اور وہ وہیں فوت ہوگئے

دبش عکاش کمپنی

اس کمپنی کی موٹریں بغداد۔ دمشق۔ بیروت اور طہران کے لئے چلتی ہیں۔ میں نے بھی اس کمپنی کے ذریعہ سفر کیا ہے۔ جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ اس کمپنی کے کارکن شریف اور مسافروں کا خاص خیال رکھنے والے ہیں۔ اور سفر میں ہر جگہ سہولت رہتی ہے۔ اس لئے جو دوست اس راستے سفر کریں۔ ان کے لئے بہتر ہے۔ کہ اس کمپنی کی معرفت انتظام کریں۔

جماعت احمدیہ حیفا و کبابیر

اللہ تعالیٰ کے فضل اور جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس کی مساعی جمیلہ سے ہر دو مقام پر اچھی جماعت قائم ہو چکی ہے۔ میں ۸ ستمبر کو احباب سے ملا۔ سب دوستوں نے نہایت محبت اور خلوص کا اظہار فرمایا۔ کبابیر کے احباب آج کل مسجد کی تعمیر میں منہمک ہیں۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ دو ماہ تک مکمل ہو جائے گی۔ مولوی جلال الدین صاحب اب ہندوستان جانے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ وہ اس جگہ سے مصر جائیں گے اور وہاں سے آخیر اکتوبر میں ہندوستان پہنچ جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قرنطینہ سے سبق

جب ایک مسافر کسی وبا زدہ یا مشتبہ علاقہ سے آتا ہے تو دوسری حکومت اپنی سرحد پر ڈاکٹری معائنہ اور احتیاط کے لئے اس کو روک لیتی ہے۔ یہ قرنطینہ ہوتا ہے۔ میں نے اس سفر میں قریباً ایک ہفتہ قرنطینہ میں گزارا ہے۔ قرنطینہ ایک قسم کی قید تنہائی ہوتی ہے۔ جب میں بصرہ سے گزرا ہوں۔ تو بصرہ میں ہیضہ تھا۔ لیکن باوجودیکہ میں ٹھہر نہیں گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ بندرگاہ سے سیدھا سٹیشن پر پہنچ کر بغداد کو روانہ ہو گیا۔ محض اس ہوا میں سانس لینے کی وجہ سے دو دفعہ ٹیکہ لگوانا پڑا۔ پانچ دن بغداد ٹھہرنا ضروری ہوا اور پھر قریباً ایک ہفتہ قرنطینہ میں گذارنا پڑا۔ اس حالت کو دیکھ کر آیت لاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار کی خوب وضاحت ہو گئی۔ اور ساتھ ہی یہ سبق حاصل ہوا۔ کہ جب دنیاوی سلطنتیں اپنی حدود میں داخلہ کے لئے اتنی سخت پابندی کرتی ہیں۔ تو آسمانی بادشاہت کے لئے کتنے بڑے امتحان میں سے گزرنے کی ضرورت ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لایفتنون۔ اسلامی شریعت نے احکام کے ذریعہ اسی قسم کے امتحانات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

قرنطینہ کے احاطہ پر زرد جھنڈا ہوتا ہے۔ اور یہ اس کی علامت ہے۔ اس کو دیکھ کر میرا خیال اس طرف آ گیا۔ کہ احادیث میں جو مسیح موعود کے لئے دو زرد چادروں کا ذکر ہے۔ غالباً اسی کے مطابق قرنطینہ ہسپتال میں زرد جھنڈا بھی بیماروں پر دلالت کرتا ہے۔ اور مسیح موعود کی دو چادریں بھی دو بیماریاں ہی تھیں۔ گویا جس طرح علم تعبیر میں زرد چادر سے مراد بیماری ہوتی ہے۔ ویسے ہی ظاہر میں بھی یہ بیماری کی علامت ہے۔

درخواستِ دعا

عنقریب مولوی جلال الدین صاحب ہندوستان جا رہے ہیں اور پھر یہ وسیع کام میرے ذمہ ہو گا میں بہت ہی کمزور ہوں۔ اس لئے احباب سے التجا ہے۔ کہ میرے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ خاص نصرت فرمائے۔ اور احمدیت کو دنیا میں پھیلائے۔ آمین

خاکسار خادم اللہ دتہ جالندہری از حیفا

ضلع منٹگمری کی جماعتوں کیلئے اعلان

چونکہ ضلع منٹگمری کی تبلیغی تنظیم ہو چکی ہے۔ اور عملاً کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ لہذا ضلع ہذا کی تمام احمدی جماعتوں کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے کام کی رپورٹ یا جلسہ یا مناظرہ کے متعلق خط وکتابت براہ راست جناب مہتمم صاحب تبلیغ ضلع منٹگمری یا ڈسٹرکٹ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ضلع منٹگمری سے جو آج کل بابو غلام حسین صاحب نقشہ نویس ہیں۔ کیا کریں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

طالبان نکاح

چونکہ فہرست طالبان نکاح لڑکوں اور لڑکیوں کی زیر طبع ہے۔ اس واسطے عرض ہے۔ کہ جن اصحاب کے نام پہلی فہرست میں درج ہیں۔ اور اب انہیں ضرورت نہیں۔ وہ اطلاع دیں۔ تاکہ انکے نام کاٹ دیئے جائیں۔ اور جو نئے اصحاب نام درج کرانا چاہیں۔ وہ اطلاع دیں۔ جو اصحاب اپنا نام لکھانا پسند نہ کرتے ہوں۔ ان کا نام نہ چھاپا جائیگا۔ صرف نمبر دے دیا جائیگا۔ اور تفصیل عمر۔ قوم۔

اسلام اور کشمیر

دہشت ناک

مسلمان لیڈر۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ ڈاکٹر انصاری مولانا شوکت علی۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ نواب صاحب ڈھاکہ شیخ صادق حسن صاحب امرتسر۔ ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو۔ نواب صاحب آف کنجپورہ و دیگر ممبران آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمت میں تمام مسلمانانِ جموں وکشمیر کی مؤدبانہ اور پر زور اپیل

جب حکام کشمیر نے اپنی وحشیانہ حرکات سے جامع مسجد سری نگر اور مسجد شریف درگاہ اویسی صاحب و مسجد شریف بازار کاؤکدل پر گولیوں کی بوچھاڑ کی تو خواجہ سعد الدین صاحب شال کی گرفتاری کے لئے جن کا مکان درگاہ غوثیہ خانیار میں جہاں ایک بڑے متبرک روضہ کے علاوہ ایک عالیشان مسجد بھی واقع ہے۔ مسلح فوج اور پولیس نے رات کو آدھی رات گھیر لیا۔ مظلوم مسلمانان کشمیر یہ خیال کرنے میں حق بجانب تھے۔ کہ اب خانیار کی مسجد شریف اور متبرک روضہ پر وحشی ڈوگرہ فوج کا حملہ ہونے والا ہے۔ اس لحاظ سے اگر مذہبی نقطہ نگاہ سے چند ہزار مسلمانوں کا اجتماع مذہبی احترام یعنی روضہ اور مسجد کی حفاظت کے لئے ہوا۔ تو یہ کونسا جرم ہے چونکہ ہندوؤں کا منشا جموں وکشمیر سے مسلمانوں کو نیست ونابود کرنا ہے جس کی کھلی دلیل یہ ہے۔ کہ مسجدوں کی بے حرمتی کرنے کے علاوہ جبکہ مارشل لاء کا اعلان کیا گیا۔ جو مسلمان بھی نظر آیا اسے مار مار کر ادھموا کر دیا چنانچہ صدہا کی تعداد میں مسلمان نیم جان ہو کر پڑے ہیں۔ اور بعض تو بستر مرگ پر ہیں۔ مارنے کے علاوہ ساتھ ہی یہ بھی زبردستی کہلاتے۔ کہ بولو اسلام اور قرآن مردہ باد۔ اس کے متعلق بروئے حلف ملٹری کے ان بعض مسلمان سپاہیوں سے دریافت کیا جا سکتا ہے۔ جو شہر میں پھرتے ہے۔ علاوہ یہ کہ وحشی ڈوگروں کے ہمراہ کسی خاص حکم کے ماتحت بکثرت ہندو تھے۔ اور ملٹری کی نقل وحرکت انہی کے ایماء سے ہوتی تھی۔ اور مسلمانوں کو تلاش کر کر کے مارا پیٹا جاتا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں گھروں سے اور بازاروں میں سے بے کس اور ظلم رسیدہ مسلمانوں کو بار بار پنڈت صاحبان پکڑ پکڑ کر بیدوں کی سزا کے لئے ٹکٹکی پر چڑھایا گیا۔ بیدوں کی سزا دیتے وقت ان سے جبراً یہ کہلایا جاتا۔ کہ بولو اسلام برباد قرآن برباد اور ڈوگرہ حکومت کی جے۔ اکثر مسلمانوں نے بیدوں کی سزا بجائے تین تین درجن کے زیادہ برداشت کر لی۔ لیکن ایسے ناشائستہ الفاظ زبان سے نہ نکالے صد مرحبا مظلوم مسلمانانِ کشمیر۔ افسوس۔ کہ تھانہ سٹی میں بیدوں کی سزا دینے کے لئے ہندو افسروں کے علاوہ ایک برائے نام مسلمان افسر بھی مقرر تھا۔ اب اس کو مزید سپیشل اختیارات دے دیئے گئے ہیں

غرض مسلمانوں پر اس قدر مظالم کئے گئے۔ جن کی نظیر کسی اور جگہ نہیں مل سکتی۔ ان حالات میں جملہ مسلمانانِ ہندوستان کی خدمت میں ہم مظلومین جموں وکشمیر کی دردناک اپیل ہے۔ کہ اس وقت ہم لوگوں کی حالتِ زار پر فوری توجہ درکار ہے۔ کیونکہ تشدد کی حد ہو گئی ہے۔ اور پبلک افلاس زدہ اور ستم رسیدہ ہے۔ ممکن ہے تشدد بڑھتے بڑھتے مسلمانوں کا نام ونشان مٹا دے۔ کیونکہ صریحاً اسی قسم کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ ہم مسلمانانِ جموں وکشمیر کس منہ سے اس خدائے واحد کا شکر بجا لائیں۔ جس نے اس وقت ہم بے کسوں کے بچاؤ کے لئے سرزمین قادیان سے ایک ایسی ہستی کو متوجہ کیا جس کی وجہ سے مسلمانانِ جموں وکشمیر کے دلوں میں حفاظت اسلام کا خیال موجزن ہے۔ ہم بآوازِ بلند ہندوستان کے کانگرسی لیڈروں سے عرض کئے دیتے ہیں۔ کہ متحد ہو کر مسلمانانِ کشمیر کی حفاظت کے لئے کوشش کریں۔ فروعی اختلافات کو چھوڑ کر اس وقت متحدہ طریق عمل اختیار کر کے بتیس ۳۲ لاکھ مظلومین کشمیر کو ارتداد سے بچائیں۔ ایک تو پہلے ہی سے یہ ملک افلاس زدہ ہے اور بیکاری نے تباہ کر رکھا ہے۔ اب لگاتار چھ ماہ سے ظلم کے شکنجہ میں مبتلا ہے۔ فاقہ کشی نے اور بھی پریشان کر رکھا ہے۔ خدارا ہماری خبر لیجئے۔ اور آپس کے اختلافات کی قربانگاہ پر ہماری بھینٹ نہ چڑھائیے

(ہم ہیں ستم رسیدہ مسلمانانِ کشمیر)

نمائندگانِ جموں کے متعلق اظہار اعتماد

۹ راکتوبر مسجد تالاب کھٹیکاں میں محترم نمائندگان جموں کو سپاسنامہ پیش کرنے کے لئے مسلمانانِ جموں کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ قاضی گوہر رحمٰن صاحب اور مستری یعقوب علی صاحب نے الوداعی پیغام دیا۔ مسٹر اللہ رکھا ساغر نے چودہری غلام عباس اور قاضی گوہر رحمٰن کی غیر حاضری میں مولوی محمد دین اور شیخ غلام قادر کو صدر و ناظم مقرر کرنے کا اعلان کیا۔ مسٹر اللہ رکھا ساغر نے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جس میں محترم نمائندگان کی خدمات ملی کا اعتراف کیا گیا تھا۔ اور نمائندگان پر پورا پورا اعتماد ظاہر کیا گیا۔

پورے آٹھ بجے محترم نمائندگان کی موٹر نے سری نگر جانے کے لئے حرکت کی۔ لوگوں نے موٹر کو روپوں اور پھولوں کی بارش کر دی جس میں چاروں احباب چھپ گئے۔ موٹر کے آگے آگے رضا کار خوبصورت وردیوں میں ملبوس راستہ بناتے جاتے تھے۔ موٹر کو لوگ دھکیل رہے تھے۔ جدہر نظر اٹھتی تھی لوگ ہی لوگ نظر آتے تھے۔ مکانوں کی چھتوں پر سے عورتیں پھول برسا رہی تھیں۔ یہ عظیم الشان جلوس جب جیل کے سامنے پہنچا۔ تو مسٹر اللہ رکھا ساغر نے ایک تقریر کی۔ جس میں نمائندگان پر اظہار اعتماد کرتے ہوئے لوگوں کو منتشر ہو جانے کو کہا۔ اور نمائندگان روانہ ہو گئے۔

تلاش

مسمی لال الدین ساکن کوٹ کوڑا ضلع سیالکوٹ جو کچھ عرصہ قادیان تعلیم پاتے رہے اب غائب ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملیں۔ تو حسب ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ کیونکہ اس کے والدین مغموم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کے لئے خداتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ ملا تامل منگاؤ۔ اور اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت مع محصولڈاک ؏

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا**

کیا آپ نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر کیلئے اپنا آرڈر دے دیا

یکم الفضل ۱۵ اکتوبر اکثر احباب کو ملیگا جو خاتم النبیین نمبر کے لئے آرڈر دینے کی آخری تاریخ ہے مہربانی فرما کر آپ اپنی جماعت سے مشورہ کرکے جلد تر اطلاع دیں کہ آپ کو کتنے پرچے خاتم النبیین نمبر کے مطلوب ہیں مطابق پرچہ وی پی ارسال ہوں گے۔ یا آپ ۴؍ فی کاپی کے حساب منی آرڈر بھیجیں محصولڈاک یا ریل ہمارے ذمہ ہوگی اس کے علاوہ کوئی کمیشن نہیں دے سکتے۔

خاتم النبیین نمبر:۔ خدا کے فضل سے نہایت شاندار نکلے گا۔ بعد میں اس کے متعلق فرمائشوں کی تعمیل مشکل ہوگی۔

مینیجر الفضل

بخار کی چٹکی

اس دوا کی تین چٹکی تھوڑے گرم پانی میں ملا کر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دینے سے ہر قسم کا بخار۔ زکام۔ پسلی درد۔ پلیگ۔ موتی جھرہ۔ چیچک پتلے ہرے دست۔ لو اور آگ کا اثر دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی ہے۔ ٹانک کا کام دیتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم ڈی۔ ایچ۔ ایس بیری اکبرپور کانپور

فینسی کٹ پیس

نمبر ۱۰ مخمل بیل دار نہایت اعلیٰ برائے زنانہ سوٹ ہر رنگ فی پونڈ ۳؍ ۔ پونڈ میں ۶ گز

امریکن ریشمی لیڈی ڈریس کلاتھ ہر رنگ نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ فی پونڈ آٹھ روپیہ۔ پونڈ میں ۸ گز سے ۱۰ گز تک۔ سوٹنگ کلاتھ بلیم میڈ بڑے ٹکڑے فی پونڈ پانچ روپیہ پونڈ میں ۳ گز بڑا عرض

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ ۱؍۴ قیمت پیشگی آنی ضروری ہے محصولڈاک بذمہ خریدار

مینیجر دی ٹیگر اینڈ کو پوسٹ بکس ۲۱۲ کراچی

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے رکن احمدی ہیں۔ مال دیانتداری سے بھیجا جاتا ہے

ہر قسم کے عمدہ ارزاں۔ زنانہ۔ مردانہ کٹ پیس کی گانٹھ مالیتی دوصد روپیہ بغرض تجارت منگوا کر نفع اٹھاؤ۔ ذاتی ضرورت کیلئے پچاس روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر اہل وعیال کے کم خرچ بالانشین پارچات بنواؤ۔ قلیل سرمایہ کی بہترین تجارت ہے۔ پردہ نشین مستورات بھی یہ تجارت کر رہی ہیں۔ چوتھائی رقم ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہئیے۔

امریکہ کی سربند سالم گانٹھیں

موسم آرہا ہے۔ امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ کی گانٹھیں ہم سے منگوائیے آرڈر بھیجئے۔ ہمارا مال سب سے بڑھیا۔ نرخ سب سے ارزاں۔ وقت پر آرڈر دینے والوں کو خاص رعایت کرایہ مال گاڑی بالکل معاف تھوک نرخ طلب کرو۔

برساتی واٹرپروف کوٹ۔ جائے نماز۔ قالین۔ ارزاں نرخ پر منگوائیے

امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۱

فٹ کئے ہوئے کوٹ

اگر آپ ادنیٰ سرمایہ سے کافی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو فوراً فٹ شدہ کوٹوں کی فہرست طلب کرو۔

مینیجر دی ٹیگر اینڈ کو پوسٹ بکس ۲۱۲ کراچی

خضاب سہل

یہ خضاب پہلی مرتبہ اشتہار میں آیا ہے۔ تعریف کا محتاج نہیں بالوں کا اصلی رنگ۔ نزلہ کو مفید بینائی کو طاقت دینے والا۔ بے ضرر ترکیب سفوف ہے۔ پانی میں گھولئے اور استعمال کیجئے۔ ایک مرتبہ آزمائش شرط ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک۔

سنون مفید

یہ منجن دانت ڈاڑھ کے واسطے اکسیر ہے حتی کہ مسوڑوں سے پیپ بھی آتی ہو تو انشاء اللہ اس کے باقاعدہ استعمال سے بالکل آرام ہو جائیگا۔ قیمت ۸؍ علاوہ محصولڈاک

دانتوں کا سیمنٹ

بڑی محنت سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے حسب ہدایت استعمال سے انشاء اللہ ہلتا ہوا دانت ڈاڑھ بھی ضائع نہ ہوگا۔ روزانہ استعمال تو اکسیر ہے۔ قیمت ۸؍ علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

اے۔ کے۔ مرزا معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب قرول باغ دہلی

ایک قابلِ امداد یتیم

ایک یتیم لڑکا ورنیکلر مڈل پاس عمر ۱۷ سال ملازمت کا متلاشی ہے یا کوئی ہنر سیکھنے کا خواہشمند ہے۔ اگر کوئی بھائی اپنے زیر نگرانی اسے جو کام سکھا سکیں۔ تو حسب ذیل پتہ پر اطلاع دیں:۔ محمد عنایت اللہ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کھوال ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— لندن میں رائٹر کے نمائندہ سے دن ملاقات میں ۱۰ راکتوبر کو ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب نے کہا۔ گول میز کانفرنس کے تمام مسلم ارکان بالکل متحد اور مسلم کانفرنس کی حکمت عملی پر سختی سے کاربند ہیں۔ مسلم وفد چٹان کی طرح مضبوط ہے۔ اختلافی آواز کا نام تک نہیں۔ اور نہ ہی اس کا کوئی اندیشہ ہے۔ تمام ارکان کو ہز ہائنس سر آغا خاں پر کامل اعتماد ہے۔ سر علی امام حقیقی مدبر کا کام کر رہے ہیں۔

—— لندن کے اخبارات گاندھی جی کے اقلیتوں سے عناد پر سخت نکتہ چینی کر رہے ہیں آبزرور نے لکھا ہے کہ جب تک گاندھی ہندو اکثریت کا اقلیتوں پر اقتدار قائم کرنے کا خیال ترک نہیں کرتا۔ گفت و شنید سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اور جب تک تعمیری کام کا اہم اصول طے نہ ہو۔ اس وقت تک دستور اساسی کی ترتیب کی تحریک کرنا ہی بے سود ہے۔ سنڈے ٹائمز نے لکھا ہے جو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ طاقتور اقلیتوں کے ساتھ انصاف کئے بغیر کوئی مفید کام ہو سکتا ہے۔ وہ یقیناً اپنے آپ کو دھوکہ دیتا ہے۔ ایسی کوشش کا نتیجہ بدامنی اور فساد ہوگا۔ فرقہ وارانہ سوال کو حل کئے بغیر دستور اساسی مرتب کرنے کی کوشش خطرناک بلکہ مہلک ہے۔ ٹائمز آف لندن نے لکھا ہے۔ جب تک کانگرس اپنی موجودہ حکمت عملی پر کاربند رہیگی۔ تصفیہ کی کوئی امید نہیں۔

—— معلوم ہوا ہے گذشتہ دو سال میں شمالی ہند کے اندر ۷۰۰ نوجوانوں پر متشددانہ انقلابی جرائم کے الزام میں مقدمات چلائے گئے۔ جن میں سے ۵۲ کو سزائے پھانسی یا عمر قید ہو چکی ہے۔ ۲۰ مفرور ہیں۔ اور گیارہ سلطانی گواہ بن گئے۔ باقی ابھی زیر سماعت ہیں۔ ان میں سے صرف پانچ مسلمان اور باقی سب ہندو یا سکھ تھے۔

—— ۸ راکتوبر کو مانچسٹر میں ہزار دل بیکاروں نے مظاہرہ کیا۔ جس کے دوران میں ان کا پولیس سے تصادم ہو گیا۔ انہوں نے پولیس پر پتھر پھینکے اور کئی سواروں کو گھوڑوں سے نیچے گرا دیا۔ سٹی ہال کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں پولیس نے پہلے انجن کے ذریعہ پانی ڈال کر انہیں منتشر کرنے کی کوشش کی۔ مگر اس طرح کامیابی نہ ہوئی۔

[illegible] آخر ڈنڈے برسائے گئے۔

—— [illegible]ن سے ۹ راکتوبر کی خبر ہے کہ پارلیمنٹ کی [illegible] پارٹیوں کے قریباً ایک سو نمائندے ہندوستانی گول میز سے امداد حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ کئی حلقوں میں ہندوستانی مسئلہ خاص دلچسپی کا موجب ہے۔ ایسے امیدوار ہندوستانیوں سے اپنے حلقہ میں پریس کرنے کی درخواستیں کرتے ہیں۔

—— نام نہاد نیشنلسٹ مسلمانوں کی پراونشل کانفرنس ۲۵ راکتوبر ۱۹۳۱ء کو زیر صدارت مولانا ابوالکلام آزاد صاحب بریڈلا ہال لاہور میں منعقد ہونے والی ہے۔

—— لاہور سے ۱۰ راکتوبر کی خبر ہے کہ ڈسکہ کے [illegible] نے فیصلہ کے لئے ہندو اور سکھ سرزمین کی جو کوشش [illegible]م کر رہی ہے۔ وہ ڈاکٹر نارنگ اور بعض دوسرے ذی اثر ہندوؤں کی انتہائی کوشش کے باوجود ناکام رہی ہے [illegible]تین نے شرائط ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

—— مسٹر انگریزی معاصر سٹیٹسمین کا دفتر لاہور [illegible] ابھی کھل گیا ہے۔

—— بمبئی سے ۱۰ راکتوبر کی ایک خبر ہے کہ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں سوا کروڑ روپیہ کے پونڈ اور سونا نیویارک اور لندن کو بھیجا جا چکا ہے۔ اور اندازہ ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر ۲۵ کروڑ روپے کا سونا برآمد ہو جائے گا۔

—— شملہ سے ۱۰ راکتوبر کی ایک اطلاع ہے آج وائسرائے نے پریس ایکٹ کو منظور کر لیا۔ گویا [illegible]سے قانونی حیثیت حاصل ہو گئی۔

—— گاندھی جی کی مہربانی سے فرقہ وار مصالحت [illegible] ناکامی کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ انگلستان کے اخبارات نے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے کہ ہندوستان سوراج کے قابل نہیں۔

—— لندن سے ۱۱ راکتوبر کی خبر ہے کہ مختلف پارٹیوں کے نمائندگان نے وزیر اعظم کی تقریر کے تمام پہلوؤں پر غور کیا۔ اور فرقہ وار مصالحت کے لئے دوبارہ گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔

—— سردار اجل سنگھ نے لندن سے امرتسر تار ارسال کیا تھا۔ کہ فرقہ وار مصالحت کے لئے ثالث کا تقرر زیر غور ہے۔ سکھ لیڈروں کی رائے سے مطلع کریں۔ اس کے جواب میں انہیں تار دیا گیا ہے کہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت سکھوں کو قطعاً نامنظور ہے سکھ اپنے ۱۷ مطالبات سے کم پر راضی نہ ہوں گے۔ جب تک نام معلوم نہ ہو۔ ثالث کی منظوری نہیں دی جا سکتی۔

—— شنگھائی سے ۹ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ ایک جاپانی وزیر ایک جنگی جہاز پر سوار ہو کر نانکن گئے ہیں۔ تا حکومت چین کو متنبہ کریں۔ کہ اگر جاپانیوں کے خلاف تحریک کو دبایا نہ گیا۔

—— لاہور کے قریباً دو درجن سرکردہ مسلمانوں نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ حکام ریاست کشمیر مسلمانوں کے اندر فرقہ وارانہ سوال پیدا کر کے ان کی قوت کو توڑنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم ایسے تمام اصحاب کو جو اس وقت معاملات کشمیر کے سلسلہ میں مصروف عمل ہیں۔ متنبہ کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر اس قسم کی کوئی صورت پیدا کرنے کی کوئی کوشش کی گئی۔ تو پوری شدت کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جائیگا۔

—— لندن سے ۱۰ راکتوبر کا ایک تار مظہر ہے کہ بعض ذمہ وار حلقوں میں توقع کی جاتی ہے۔ کہ ہندوستان کے متعلق حکومت اپنی تجاویز کا اظہار کرنے والی تھی۔ لیکن اب یہ اکتوبر کے اواخر میں جدید کابینہ کے مرتب ہونے پر ہی ہو سکتا ہے۔

—— برطانیہ کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ۹ راکتوبر ۱۹۳۱ء سے برطانی پاسپورٹوں کی قیمت ۷½ شلنگ کی بجائے پندرہ شلنگ کی گئی ہے۔ اور سالانہ تجدید کی شرح ایک شلنگ کے بجائے دو شلنگ ہو گئی ہے۔

—— کلکتہ کی ایک خبر ہے کہ گورنر بنگال نے چند ممبران کونسل سے دوران گفتگو میں کہا۔ کہ اگر بنگال کے سیاسی نوجوان نظربند تحریری بیان دیدیں۔ کہ وہ کسی قسم کی انقلابی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں گے۔ تو ان کی رہائی کے سوال پر غور کیا جا سکتا ہے۔

—— ۱۹۳۰ء کی پولیس ایڈمنسٹریشن رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران سال میں ۵ رائفلیں۔ ۱۸ بندوقیں۔ ۷۲ ریوالور اور ۱۷ پستول چوری ہو گئے۔ ۶۷ رائفلیں۔ ۱۵۱ بندوقیں۔ ۱۴۴ ریوالور ۲۷ پستول اور ۸۶ بم برآمد ہوئے۔ جو ناجائز طور پر رکھے ہوئے تھے۔

—— لندن کی ایک تازہ اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ نئی پارلیمنٹ کا اجلاس ۳ رنومبر کو ہوگا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔